# مُعاشرتی علُوم

برائے

جماعت چہارم

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے
مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے



بلوچستان ٹیکسٹ بُک بورڈ، کوئٹہ

# مُعاشرتی عُلُوم

برائے جماعت چہارم




پبلشرز

بولان بُک کارپوریشن کوئٹہ

برائے

بلوچستان ٹیکسٹ بُک بورڈ، کوئٹہ

تیار کردہ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ

منظور شدہ محکمۂ تعلیم حکومتِ بلوچستان بطور واحد نصابی کتاب برائے مدارس صوبۂ بلوچستان

بمطابق نوٹیفیکیشن نمبر 70-8068/II-E 12/72-14 مورخہ 29 ستمبر 1976ء

## مُصنّفین

رشید الحق

نجم الہدیٰ

اظہر سعید خان

## مُدیران

پروفیسر محمد ایوب — پروفیسر انور رومان

پروفیسر محمد حنیف — انیس اقبال

عبد الغفار — مس بشریٰ التحسین

سرور حسین ایوبی — چوہدری محمد سلیم اختر

نگران طباعت — مسز اوصاف لطیف ، ماہر مضمون

لے آؤٹ ڈیزائننگ وتدوین نو: ڈاکٹر ممتاز منگلوری، مس بشریٰ التحسین

کتابت : ریاض عابد، لاہور

آرٹ ورک : محمد عظیم، لاہور

زمانہ پرنٹنگ پریس کوئٹہ

# فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب : 1

# صوبۂ بلوچستان

ہمارے وطن پاکستان میں صوبہ بلوچستان ، صوبہ سندھ ، صوبہ پنجاب ، شمال مغربی سرحدی صوبہ شامل ہیں۔ ہم جس صوبے میں رہتے ہیں اُس کا نام صوبہ بلوچستان ہے۔ رقبے کے لحاظ سے صوبہ بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اِس کا رقبہ 3, 47, 190 مربع کلومیٹر ہے۔ اِسے چھ کمشنریوں اور چھبیس ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ اِس کا انتظام بہتر طریقے سے ہو سکے۔

## تاریخ صوبۂ بلوچستان

انگریزوں کی آمد سے پہلے بلوچستان ایک آزاد مملکت تھا جس میں احمد زئی خاندان کے خان آف قلات میر محراب خان کی حکومت تھی۔ انگریزوں نے 1839ء میں قلات پر حملہ کر کے خان آف قلات میر محراب خان کو شہید کر دیا۔ اس کے بعد انگریزوں نے بلوچستان کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک ریاستی بلوچستان کہلاتا تھا دوسرا برٹش بلوچستان۔ ریاستی بلوچستان میں قلات ، خاران ، مکران اور لس بیلہ کی ریاستیں شامل تھیں جبکہ برٹش بلوچستان کے کچھ علاقے چاغی ، سبی ، نصیر آباد ، کوئٹہ کے علاوہ لورالائی ، ژوب ، پشین اور چمن شامل ہیں۔

تحریکِ آزادی کے دوران برصغیر کے دیگر علاقوں کی طرح بلوچستان بھی جدّوجہد آزادی میں پیش پیش تھا۔ 1943ء اور 1945ء میں قائدِ اعظم محمّد علی جناح کے دورۂ بلوچستان سے سیاسی جدّوجہد میں کافی تیزی آ گئی۔ آزادیِ ہند کے منصوبے کے تحت برٹش بلوچستان میں کوئٹہ میونسپلٹی کے ارکان اور شاہی جرگہ کے ممبروں نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔

جبکہ ریاستی حکومت کے چاروں والیانِ ریاست یعنی خانِ قلات، جام لس بیلہ، نواب خاران اور نواب مکران نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا۔

1955ء میں ون یونٹ اسکیم کے تحت ریاستی بلوچستان اور برٹش بلوچستان کے دونوں خطّوں کو صوبہ مغربی پاکستان میں شامل کر دیا گیا اور انھیں قلات ڈویژن اور کوئٹہ ڈویژن کا نام دیا گیا جب یکم جولائی 1970ء کو ون یونٹ توڑ کر مغربی پاکستان کے سابقہ صوبے پنجاب، سندھ اور شمال مغربی سرحدی صوبہ بحال کر دیئے گئے تو بلوچستان کو پہلی مرتبہ مکمل صوبے کا درجہ حاصل ہو گیا۔ 1973ء کے آئین کے تحت اس کی اپنی صوبائی اسمبلی ہے۔

پاکستان بننے سے پہلے بلوچستان ایک پس ماندہ علاقہ تھا۔ انگریز حکومت نے اس علاقے میں ترقی نہ ہونے دی۔ پاکستان سے پہلے اس علاقے میں آمد و رفت کے ذرائع بہت کم تھے۔ آب پاشی کا بھی کوئی معقول انتظام نہ تھا، جس کی وجہ سے زیادہ تر علاقہ بنجر اور غیر آباد تھا۔ پورے علاقے میں چند ہسپتال اور تعلیمی ادارے تھے۔ زمین سے معدنیات نکالنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ صنعت و حرفت کا نام و نشان نہ تھا۔ غرض ہر لحاظ سے بلوچستان دوسرے صوبوں کے مقابلے میں پس ماندہ اور غیر ترقی یافتہ تھا۔

پاکستان بننے کے بعد ہر شعبے میں ترقی کا آغاز ہوا۔ بہت سی سڑکیں پختہ بنائی گئیں۔ نئی کاریزیں کھودی گئیں۔ پرانی کاریزوں کی صفائی اور مرمّت کی گئی۔ کنوئیں کھودے گئے۔ مختلف علاقوں میں ٹیوب ویل لگائے گئے۔ دریائے سندھ سے نہریں نکال کر وسیع علاقے کو سیراب کیا گیا، جس کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ رقبہ زیرِ کاشت آ گیا۔ بہت سی فصلیں پیدا ہونے لگیں اور بنجر علاقے آباد ہو گئے۔

تعلیمی ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قیامِ پاکستان کے وقت صوبے میں صرف ایک کالج اور گیارہ ہائی سکول تھے، لیکن اب ہائی سکول اور کالجز کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا ہے اس کے علاوہ خضدار میں انجینئرنگ یونیورسٹی اور کوئٹہ میں ایک یونیورسٹی

بھی ہے۔

صحت کے میدان میں بھی نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ صوبے میں تقریباً چالیس ہسپتال ہیں۔ بہت سی ڈسپنسریاں اور صحت کے دیہی مرکز ہیں۔ کوئٹہ میں ایک میڈیکل کالج بھی بنایا گیا ہے۔

صنعتی میدان میں بھی یہاں بہت ترقی ہوئی ہے۔ بہت سے کارخانے بھی قائم کیے گئے ہیں، جو نہ صرف صوبے اور ملک کی ترقی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ بہت سے لوگوں کو روزگار بھی مہیا کر رہے ہیں۔

## مشقی سوالات

1 ۔ خالی جگہ پُر کیجیے :

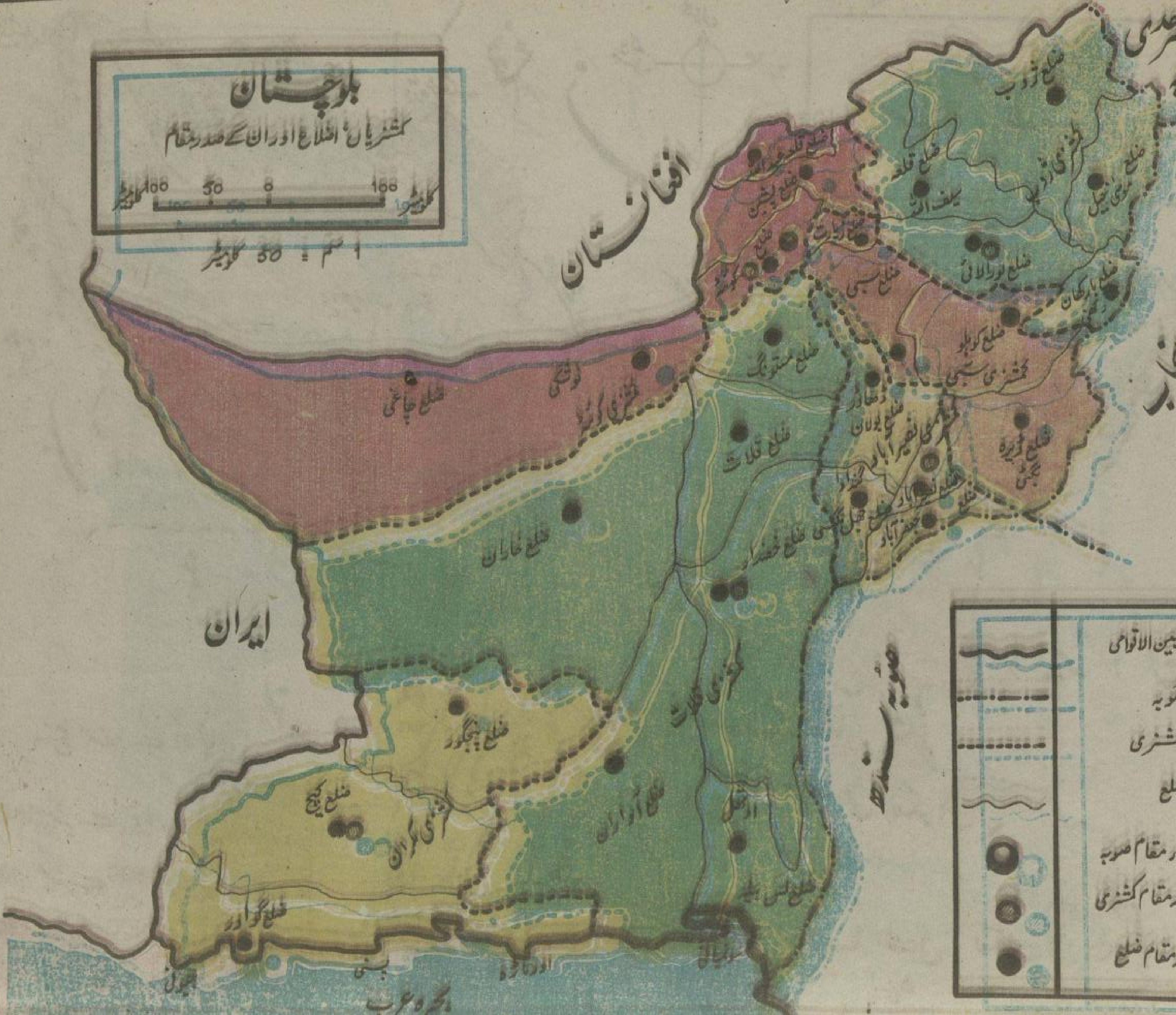
(i) ہمارے وطن پاکستان میں کُل ــــــــ صُوبے ہیں۔

(ii) ہم جس صُوبے میں رہتے ہیں اُس کا نام ــــــ ہے۔

(iii) صُوبۂ بلوچستان رقبے کے اعتبار سے پاکستان کا ــــــــ صُوبہ ہے۔

(iv) صُوبۂ بلوچستان کا رقبہ ــــــــ مربع کلومیٹر ہے۔

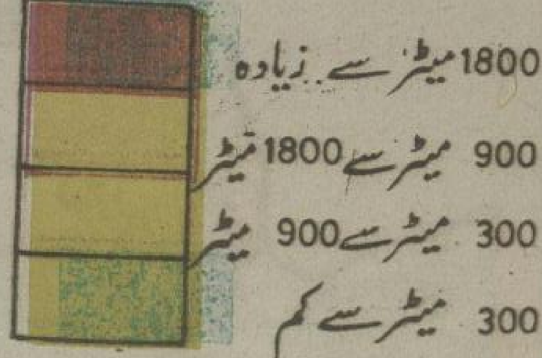
(v) صُوبۂ بلوچستان میں ــــــ کمشنریاں اور ــــــ ضلعے ہیں۔



بلوچستان
کمشنریاں، اضلاع اور ان کے صدر مقام
100 50 0 100 کلومیٹر
1 سم = 50 کلومیٹر
سرحد بین الاقوامی
حد صوبہ
حد کمشنری
حد ضلع
صدر مقام صوبہ
صدر مقام کمشنری
صدر مقام ضلع
افغانستان
ایران
شمال مغربی سرحدی صوبہ
صوبہ پنجاب
صوبہ سندھ
بحیرہ عرب
ضلع ژوب
ضلع موسیٰ خیل
ضلع لورالائی
ضلع بارکھان
ضلع سبی
ضلع کوہلو
ضلع ڈیرہ بگٹی
ضلع مستونگ
ضلع قلات
ضلع خاران
ضلع چاغی
ضلع پنجگور
ضلع کیچ
ضلع گوادر
ضلع آواران
ضلع خضدار
ضلع بولان


بلوچستان
سطح (طبعی)
شمال
مشرق
مغرب
جنوب


پیمانہ : ایک سینٹی میٹر = 50 کلو میٹر
0 50 100 200 300 کلو میٹر


سطح سمندر سے اُونچائی
1800 میٹر سے زیادہ
900 میٹر سے 1800 میٹر
300 میٹر سے 900 میٹر
300 میٹر سے کم
افغانستان
ایران
سندھ
صوبہ پنجاب
بحیرہ عرب
کوہ سلطان
کوہ چاغی
کوہ سیاہان
کوہ وسطی مکران
کوہ ساحلی مکران
کوہ وسطی براہوی
کوہ توبہ کاکڑ
کوہ سلیمان
تخت سلیمان
درہ خوجک
درہ بولان
درہ گنیشرو
ہامون ماشکیل
ہامون لورا
کوہ ہالہ
سلسلہ پب
گوادر
پسنی
اورماڑہ
سونمیانی
دریائے دشت
دریائے پورالی
دریائے نال
دریائے بولان
دریائے ناڑی
دریائے لہڑی
دریائے بیجی
دریائے چاکر
دریائے ژوب

# حُدودِ اربعہ اور سطح

آئیے ہم آپ کو صُوبۂ بلوچستان کے حدودِ اربعہ اور سطح کے بارے میں بتائیں۔

**حُدودِ اَربعہ**

صُوبۂ بلوچستان کے شمال میں شمال مغربی سرحدی صُوبہ اور افغانستان اور جنوب میں بحیرۂ عرب ہے اس کے مشرق میں صُوبۂ پنجاب و صُوبۂ سندھ اور مغرب میں ایران واقع ہیں۔

**سطح**

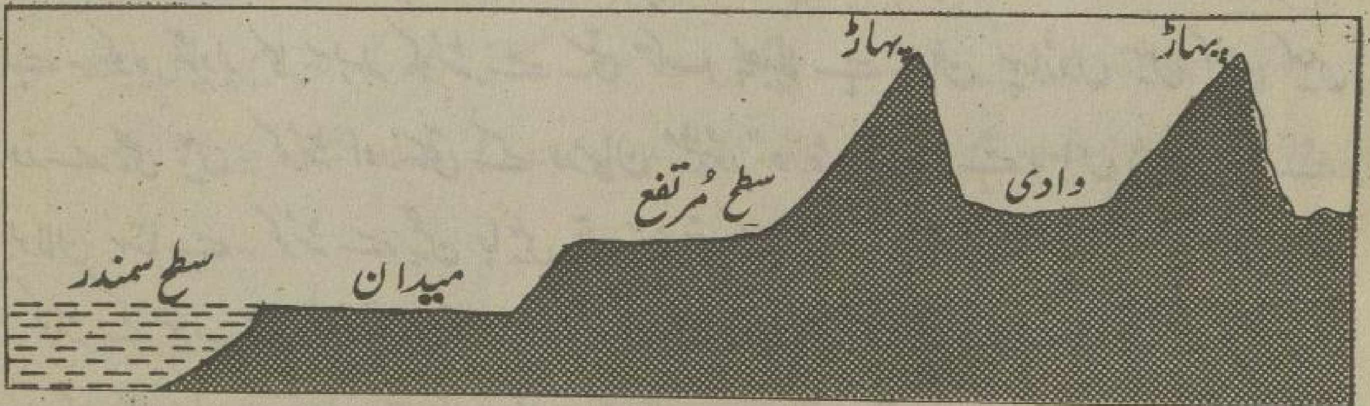
زمین کی سطح کی تین قِسمیں ہیں:

( i ) میدان ( ii ) سطح مُرتفع ( iii ) پہاڑ

( i ) **مَیدان**: جب دُور تک سطح ایک جیسی ہو اور ڈھلوان بہُت کم ہو تو زمین کے ایسے بڑے حصّے کو میدان کہتے ہیں۔

( ii ) **سطحِ مُرتفع**: سطح مُرتفع زمین کے ایسے حصّے کو کہتے ہیں جو بلندی پر ہونے کے باوجود ہموار ہو۔

( iii ) **پہاڑ**: پتھریلی اور بلند قِسم کی سطح زمین کو پہاڑ کہتے ہیں۔ پہاڑ بہُت اُونچے اور زیادہ ڈھلانوں والے علاقے ہوتے ہیں۔




**وادی**: دو پہاڑوں کے درمیان نشیبی علاقہ "وادی" کہلاتا ہے۔

آئیے اب دیکھیں کہ ہمارے صُوبے کی سطح کیسی ہے :

**میدانی علاقے**

صوبۂ بلوچستان میں میدانی علاقہ کم ہے۔ سبّی کے جنوب میں جھل مگسی، نصیر آباد اور جعفر آباد کے میدانی علاقے واقع ہیں۔ دُوسرا میدانی علاقہ ڈیرہ بگٹی کے جنوب میں ہے۔ تیسرا میدانی علاقہ مکران کا ساحلی علاقہ ہے جو کراچی کی سرحد سے ایران کی سرحد تک پھیلا ہُوا ہے۔ اِس میدان کی چوڑائی بہُت کم ہے۔ اِس ساحل پر بلوچستان کی پانچ چھوٹی بندرگاہیں واقع ہیں۔ ان کے نام سونمیانی ، اوڑماڑہ ، پسنی ، گوادر اور جیوُنی ہیں۔

**سطح مُرتفع**

بلوچستان کی سطح مُرتفع مندرجہ ذیل ہیں :

سطح مُرتفع کوئٹہ اور پشین ، لورالائی ، سبّی کا مشرقی اور شمال مشرقی علاقہ ، قلات ، خضدار ، چاغی ، خاران ، مکران ، ڈیرہ بگٹی ، کوہلو اور کاہان۔

**پہاڑی علاقے**

ہمارے صُوبے کے شمالی حصّے میں کوہِ سلیمان کے سِلسلے ضلع ژوب، ضلع موسیٰ خیل، ضلع بارکھان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ضلع ژوب میں کوہِ سُلیمان کی سب سے بلند چوٹی "تختِ سُلیمان" ہے، جو 3,374 میٹر بلند ہے۔ کوہِ سُلیمان کا یہ سِلسلہ صُوبۂ پنجاب کو صُوبۂ بلوچستان سے جُدا کرتا ہے۔ ضلع قلعہ سیف اللہ اور ضلع پشین کے جنوب میں کوئٹہ کی پہاڑیاں ہیں ، جن میں چار چوٹیاں مُردار، زرغون، تکاتو اور چلتن بہُت مشہُور ہیں۔ ان میں سب سے اُونچی چوٹی زرغون ہے جو 3,578 میٹر بلند ہے۔ کوہ مُردار کا سِلسلہ کوئٹہ سے سبّی تک پھیلا ہے۔ اِن پہاڑوں میں کہیں کہیں درّے بھی ہیں۔ کوئٹہ اور سبّی کے درمیان مشہُور "درّۂ بولان" ہے۔ اِس میں دریائے بولان بہتا ہے۔ کوئٹہ سے چمن جائیں تو درّۂ خوجک سے گزرنا پڑتا ہے۔

کوئٹہ کے جنوب میں مستونگ، قلات، خاران، مکران اور لسبیلہ کا علاقہ ہے۔ یہاں کی مشہور پہاڑیاں یہ ہیں۔ سلسلہ کوہ وسطی بروہی مستونگ اور قلات میں واقع ہے۔ کوہ وسطی بروہی کے شمال میں "کوہِ ماران" ہے۔ اِس کی سب سے اُونچی چوٹی 3,215 میٹر سے زیادہ

بُلند ہے۔ ضِلع چاغی میں " چاغی کی پہاڑیاں" اور" کوہِ سُلطان"
ہیں۔ ضِلع خاران میں " راس کوہ" واقع ہے۔ کوہِ پب اور کوہِ کیرتھر
صُوبۂ بلوچستان کو صُوبۂ سِندھ سے جُدا کرتے ہیں۔

## دریا۔ندی۔نالے

صُوبۂ بلوچستان کے دریاؤں میں پانی کی کمی ہے۔ یہاں ایک بھی دریا ایسا نہیں جس میں سارا سال پانی رہتا ہو۔ بلوچستان میں جو چھوٹی چھوٹی ندّیاں ہیں ان میں صرف برسات میں پانی ہوتا ہے۔ پہاڑوں پر برف پگھلتی ہے تو اِن میں پانی بہنے لگتا ہے اور کبھی کبھی سیلاب بھی آ جاتا ہے۔ اِن ندیوں سے جو نالے نکلتے ہیں، اُن سے آب پاشی کا کام لیا جاتا ہے۔ چند مشہور دریا یہ ہیں۔

**دریائے ژوب:** یہ ضلع ژوب کا مشہور دریا ہے۔ یہ کوہ کند سے نکلتا ہے قلعہ سیف اللہ اور ژوب کی وادی میں بہتا ہُوا دریائے گومل میں جا گرتا ہے۔ اس میں اکثر جگہوں پر قریباً سال بھر پانی بہتا ہے مگر پانی کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ اس پر بند باندھ کر آب پاشی کا کام لیا جاتا ہے۔

**دریائے کندر** : یہ دریا کوہ توبہ کاکڑی سے نکل کر شمال مشرق کی طرف بہتا ہے۔ کچھ فاصلے تک بلوچستان اور افغانستان کی سرحد پر بہتا ہوا "دریائے گومل" سے مل جاتا ہے۔

**دریائے لورالائی** : اس میں بہت سے پہاڑی نالے آکر گرتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں اس کے مختلف نام ہیں لورالائی کے قریب اِسے "دریائے لورالائی" کہتے ہیں۔

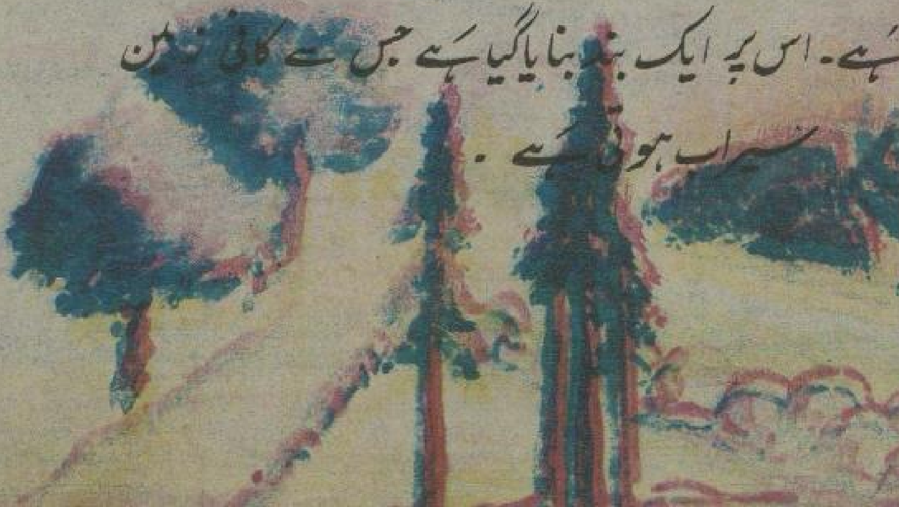
**دریائے ناڑی** : یہ دریا لورالائی کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے۔ مری کے علاقے میں اسے "بیجی" کہتے ہیں۔ "بابر کچھ" کے قریب پہنچ کر اسے "ناڑی" کا نام دیا جاتا ہے۔ سبی کے قریب اس دریا پر ایک بڑا بند باندھ کر ایک نہر "ناڑی گیج" نکالی گئی ہے جو سبی کے قریب کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔ یہ دریا ضلع بولان اور ضلع جھل مگسی کو سیراب کرتا ہوا دریائے بولان کے ساتھ مل جاتا ہے

**دریائے بولان** : یہ دریا شمال مغربی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور دریائے بولان میں بہتا ہوا ڈھاڈر کے نزدیک ضلع جھل مگسی کے میدان میں داخل ہو کر کافی علاقہ سیراب کرتا ہے۔ اللہ یار کے مقام پر ایک بند باندھا گیا ہے جس سے بولان اور ضلع جھل مگسی کے مزید علاقے سیراب ہوتے ہیں۔

**دریائے مُولا** : یہ ضلع خضدار کے پہاڑوں سے نِکلتا ہے اور گنداوہ تحصیل کے علاقے کو سیراب کرتا ہے، "شادی بڈ" کے قریب چھوٹے چھوٹے نالوں میں بٹ جاتا ہے۔

**دریائے لہڑی** : یہ دریا مری بگٹی کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور لہڑی کے علاقے کو سیراب کرتا ہے

**دریائے ہب** : یہ دریا کوہِ پب سے نکلتا ہے۔ اور ضلع لسبیلہ میں شمال سے جنوب کی طرف بہتا [illegible] ہے۔ اس پر ایک بند بنایا گیا ہے جس سے کافی زمین سیراب ہوتی ہے۔



**دریائے ہنگول اور اُس کے مُعاون دریا:** یہ دریا مکران کے علاقے میں بہتے ہُوئے بحیرۂ عرب میں جا گرتے ہیں۔ ان دریاؤں میں صرف بارشوں میں پانی آتا ہے۔

**دریائے دشت:** یہ دریا بھی مکران میں بہتا ہے۔ یہ کافی لمبا دریا ہے۔ بارش کے موسم میں جب پانی زیادہ ہوتا ہے تو یہ دشت کے علاقے کو سیراب کرتا ہے۔ اس دریا سے چھوٹی چھوٹی نہریں بھی نکالی گئی ہیں جن سے کھجُوروں کے باغات کو سیراب کیا جاتا ہے۔

**دریائے رخشان:** یہ دریا بہت سے پہاڑی نالوں سے مل کر بنا ہے اور پنجگور کے علاقے کو سیراب کرتا ہے۔

**دریائے کیچ کور:** یہ دریا مکران میں بہتا ہے۔ اس کا ایک مُعاون "دریائے نہنگ" ہے۔ جو ایران سے نکل کر پاکستان میں داخل ہوتا ہے اور ناصر آباد کے قریب اس میں مل جاتا ہے۔ دریائے کیچ کور آگے چل کر دریائے دشت میں شامل ہو جاتا ہے۔

**دریائے پورالی:** یہ دریا جھالاوان کے وسطی پہاڑوں سے نکلتا ہے اور زیادہ تر لسبیلہ میں بہتا ہے۔ بارشوں میں اس کا پاٹ بہت چوڑا ہو جاتا ہے۔ یہ دریا بحیرۂ عرب میں گرتا ہے۔

## مشقی سوالات

1۔ ہمارے صُوبہ بلوچستان کا حدُود اربعہ کیا ہے؟

2۔ سطح زمین کی کتنی قسمیں ہیں؟

3۔ بلوچستان کے پہاڑی علاقے کون کون سے ہیں؟

4۔ بلوچستان کی سطح مُرتفع اور میدانی علاقے کون کون سے ہیں؟

5۔ بلوچستان کے دریاؤں کے نام بتائیے۔

باب : 2

# آب و ہَوا

کسی جگہ کی آب و ہَوا کا اندازہ اُس جگہ کے درجۂ حرارت ، ہَوا کے دباؤ اور بارش وغیرہ سے لگایا جاتا ہے۔ آئیے دیکھیں کہ صوبۂ بلوچستان کی آب و ہَوا کیسی ہے؟

صوبۂ بلوچستان میں دو موسم اہم ہیں ، موسم سرما اور موسم گرما۔ موسم سرما میں پہاڑی علاقوں پر شدید سردی ہوتی ہے۔ موسمِ گرما میں میدانی علاقوں میں بہت زیادہ گرمی پڑتی ہے۔

**موسم سرما** بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں موسمِ سَرما نومبر سے شروع ہو جاتا ہے قلعہ سیف اللہ، ژوب، لورالائی، کوئٹہ، پشین، مستونگ، قلات، خضدار اور پنجگور کے علاقوں میں بُہت سردی پڑتی ہے۔ سب سے زیادہ سردی ضلع کوئٹہ، پشین، قلعہ سیف اللہ، ژوب اور زیارت میں ہوتی ہے۔

یُوں سمجھیے کہ شمالی پہاڑی علاقے میں سردی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

دسمبر اور جنوری میں زیارت، کوئٹہ، مسلم باغ اور اُس کے آس پاس کے علاقوں میں درجۂ حرارت منفی 15 درجے سنٹی گریڈ تک گر جاتا ہے اور شدید سردی پڑتی ہے۔ کبھی کبھی برف باری



اتنی ہوتی ہے کہ راستے بند ہو جاتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت بھی نقطۂ انجماد سے کم رہتا ہے۔ اسی وجہ سے ان علاقوں میں گیس، کوئلہ یا لکڑی جلائے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔

دن کے وقت سردیوں میں دُھوپ نکلتی ہے۔ کبھی کبھی بادل بھی آ جاتے ہیں، لیکن ہَوا اس قدر تیز چلتی ہے کہ دُھوپ سینکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کوئٹہ، زیارت، پشین، مستونگ، قلات، لورالائی، قلعہ سیف اللہ اور ژوب کے علاقوں میں بہت سرد ہَوا چلتی ہے، جسے قندھاری ہَوا کہتے ہیں۔ یہ ہَوا جانوروں ہی کے لیے نہیں، نباتات کے لیے بھی بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔ شدید سردی کی وجہ سے گھاس اور پودے خشک ہو جاتے ہیں۔ درختوں پر پتّے نام کو نہیں رہتے، سبزہ کہیں دِکھائی نہیں دیتا، جانوروں کے لیے چارہ بھی نہیں ملتا۔ اس لیے اکثر لوگ میدانی علاقوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔

سردی کے موسم میں درجۂ حرارت عام طور پر شمال سے جنوب کی طرف کم ہو جاتا ہے۔ بلوچستان کے جنوب مشرق میں واقع میدانی علاقوں میں بہت معمولی سردی پڑتی ہے نہ آگ جلا کر تاپنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ موٹے موٹے لحاف اوڑھنے کی۔ ایک کمبل یا ہلکی رضائی سے گزارا ہو جاتا ہے۔

بلوچستان میں عام طور سے بارش بھی سردیوں میں ہوتی ہے۔ شمالی علاقوں میں زیادہ اور جنوبی علاقوں میں بہت کم۔ سب سے زیادہ بارش ضلع زیارت، قلعہ سیف اللہ اور ژوب میں ہوتی ہے۔



**موسم گرما** پہاڑی علاقوں میں گرمی کا موسم اپریل کے بعد شروع ہوتا ہے۔ مارچ اور اپریل موسم بہار کے مہینے ہوتے ہیں۔ جُون، جولائی کے مہینوں میں بھی زیادہ گرمی نہیں ہوتی۔ پہاڑی علاقوں کے مقابلے میں میدانی علاقے بہُت گرم ہوتے ہیں۔ میدانی علاقوں سبی، ڈھاڈر، جعفرآباد، نصیرآباد، مری بگٹی ایجنسی، ضلع جھل مگسی، تربت اور لسبیلہ میں موسم گرما فروری سے شروع ہو جاتا ہے۔ مئی سے اگست تک یہ علاقے بہت گرم ہوتے ہیں۔ تربت، سبی اور آس پاس کے علاقوں میں درجۂ حرارت 50 درجے سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے اور لُو چلنے لگتی ہے۔ جولائی اور اگست کے مہینوں میں ہَوا بالکل نہیں چلتی جس کی وجہ سے حبس ہو جاتا ہے۔ گرمی کی شدت اکتوبر تک رہتی ہے۔ مکران، چاغی اور خاران کا شمار بھی بلوچستان کے گرم علاقوں میں ہوتا ہے۔

پہاڑی علاقے میدانی علاقوں کے مقابلے میں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اسی لیے بعض لوگ تفریح کے لیے، کچھ کاروبار کے لیے اور کچھ اپنے مویشیوں کے لیے چراگاہوں کی تلاش میں پہاڑی علاقوں میں آ جاتے ہیں۔ ان دنوں کوئٹہ کی رونق بہت بڑھ جاتی ہے۔ گرمی کا موسم عام طور سے خشک رہتا ہے، بارش نہیں ہوتی۔



کبھی کبھی بونداباندی ہو جاتی ہے گرمی کے موسم میں ضلع لورالائی موسیٰ خیل، بارکھان، قلعہ سیف اللہ اور ضلع ژوب میں باقی علاقوں سے زیادہ بارش ہوتی ہے

## مشقی سوالات

1- بلوچستان کے پہاڑی اور میدانی علاقوں میں موسم سرما کا حال بتائیے۔

2- بلوچستان کے کن حصّوں میں زیادہ گرمی ہوتی ہے ؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔

3- بلوچستان کے مختلف علاقوں میں موسم گرما اور موسم سرما کی بارش کے متعلق لکھیے۔

4- مختصر جواب دیجیے :

(i) آب و ہوا کا اندازہ کن باتوں سے لگایا جاتا ہے ؟

(ii) بلوچستان کے ایسے چار علاقوں کے نام بتائیے ، جہاں سردی بہت ہوتی ہے۔

(iii) بلوچستان کے ایسے چار علاقوں کے نام لکھیے، جہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔

(iv) کس موسم میں درجۂ حرارت نقطۂ انجماد سے نیچے گر جاتا ہے ؟

(v) موسمِ گرما میں میدانی علاقوں کا درجۂ حرارت کتنے درجے سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے ؟

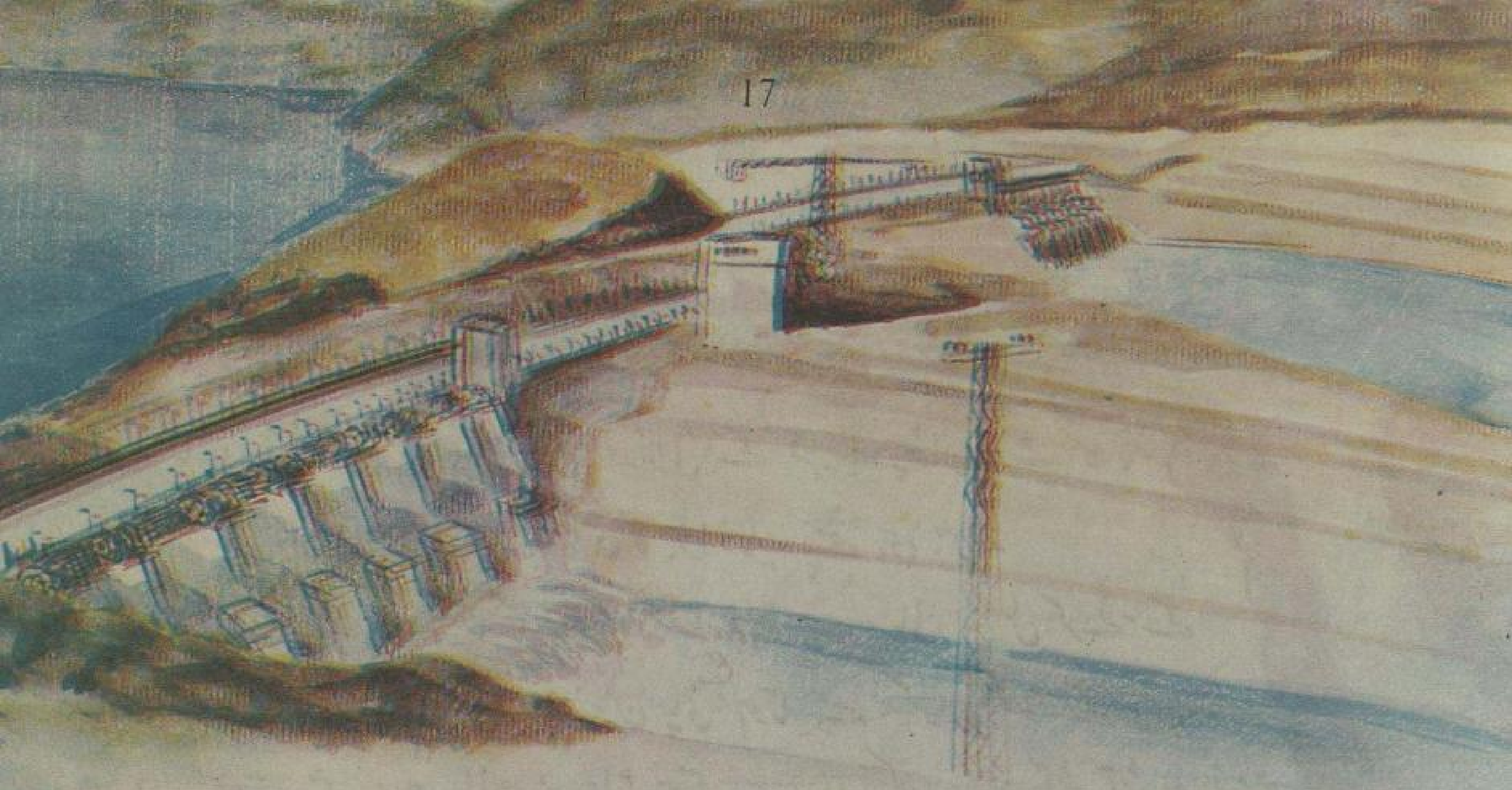
# آب پاشی

کھیتی باڑی کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ زمین خواہ کتنی ہی اچھی اور زرخیز کیوں نہ ہو، پانی کے بغیر فصل نہیں اُگائی جا سکتی۔

آب پاشی کے لیے ہم کئی ذریعوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ آب پاشی کا ایک اہم اور قُدرتی ذریعہ بارش ہے۔ اِس کے علاوہ دریاؤں اور چشموں سے بھی آب پاشی کا کام لیا جاتا ہے اور جب یہ بھی میسّر نہ ہو تو زمین کے نیچے سے پانی نکالتے ہیں۔ بارش کا پانی زمین کی سطح سے جذب ہو کر نیچے چلا جاتا ہے اور زمین کے نیچے جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہ زیرِ زمین پانی کبھی زمین کی سطح سے بہُت قریب ہوتا ہے اور کبھی بہُت گہرائی میں ہوتا ہے۔ اِس لیے کنویں کھود کر یا ٹیوب ویل لگا کر یہ پانی اُوپر لایا جاتا ہے۔ اور آب پاشی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

**نہریں** دریا سے آب پاشی کے لیے نہریں نکالنا اُس وقت مُفید ہوتا ہے، جب دریا ہمیشہ بہنے والا ہو۔ جیسے صوبۂ پنجاب اور صُوبۂ سِندھ میں ہیں۔ بلوچستان میں





ایسا کوئی دریا نہیں جس سے نہریں نکال کر آب پاشی کی جائے۔ اگر کہیں دریاؤں میں پانی ہے بھی تو فائدہ مند نہیں، کیونکہ بعض دریاؤں کے کنارے بہت اونچے ہیں۔ اِن سے کھیتوں میں آب پاشی نہیں کی جا سکتی۔

میدانی علاقوں میں صرف سبّی کے پاس دریائے بولان اور دریائے ناڑی کا پانی آب پاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اِن دریاؤں پر بند بنائے گئے ہیں۔ ان سے ضلع سبّی، ضلع بولان اور جھل مگسی کا علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ ضلع جعفر آباد، نصیر آباد اور جھل مگسی کے کچھ حصّوں میں دریائے سندھ سے بھی نہریں لائی گئی ہیں، جن میں تین نہریں قابلِ ذکر ہیں۔ پٹ فیڈر، نہر ڈیزرٹ اور نہر کیرتھر۔ پٹ فیڈر سب سے زیادہ اہم ہے۔ اِس کے علاوہ برساتی نالوں پر بند بنائے گئے ہیں، جن میں پانی جمع کر کے آب پاشی کرتے ہیں۔ مثلاً لورالائی کا بند، ضلع چاغی میں دریائے لوٹرا کا بند اور لسبیلہ میں دریائے ہب کا بند۔

**چشمے** قدرتی چشموں سے بھی آب پاشی کی جاتی ہے۔ ان کا تعلّق زیرِ زمین پانی سے ہوتا ہے۔ بلوچستان میں کوئٹہ کے قریب وادیٔ ہنّہ اور اُڑک میں آب پاشی کا

ذریعہ قدرتی چشمے ہیں۔ اِسی طرح لورالائی کے قریب پٹھان کوٹ کا چشمہ ہے اور ضلع زیارت میں بھی آب پاشی کا بڑا ذریعہ چشمے ہی ہیں۔

**کاریز** یہ آب پاشی کا بہت پُرانا طریقہ ہے۔ پانی حاصل کرنے کے لیے پہاڑ کے دامن میں جہاں زیرِ زمین پانی ہوتا ہے، کنواں کھودتے ہیں۔ پھر اس سمت میں جدھر پانی لے جانا ہوتا ہے، اِس کنویں سے آٹھ آٹھ نو نو میٹر کے فاصلے پر بہت سے کنویں کھودتے ہیں اور اُن سب کنوؤں کی نچلی سطح سے ایک سُرنگ کھود کر انھیں ایک دوسرے سے ملا دیتے ہیں تاکہ ایک کنویں کا پانی دوسرے میں، دُوسرے کا تیسرے میں اور اسی طرح آخری کنویں تک سب کنوؤں کا پانی مل کر پہنچتا رہے۔ آخری کنواں سب سے بالائی سطح پر ہوتا ہے۔ اس طرح پانی بالائی سطح تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر اُسے کھیتوں میں آب پاشی کے لیے اِستعمال کرتے ہیں۔

کوئٹہ، پشین، سبی، لورالائی، قلعہ سیف اللہ، ژوب، مستونگ، قلات، مکران اور خاران میں زیادہ تر آب پاشی کاریزوں سے کی جاتی ہے۔ لیکن زیادہ ٹیوب ویل لگ جانے کی وجہ سے کاریزوں پر بھی اثر پڑا ہے اور اُن میں سے کچھ خُشک ہو چکی ہیں۔

**کنویں اور ٹیوب ویل** پانی سطحِ زمین کے قریب ہو تو کنویں کھود کر پانی نکالتے ہیں، جن سے کھیتوں اور باغوں کو سیراب کیا جاتا ہے لیکن اگر زیرِ زمین پانی کی سطح بہت نیچے ہو تو زمین میں پائپ ڈالے جاتے ہیں۔ جب یہ پائپ پانی کی سطح تک

پہنچ جاتے ہیں تو پانی کو اُوپر لانے کے لیے بجلی یا ڈیزل کے انجن اِستعمال کیے جاتے ہیں اور پانی کو اُوپر کھینچ کر چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعے کھیتوں تک پہنچاتے ہیں۔ اِس وقت بلوچستان میں ڈھائی ہزار سے زیادہ ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں۔

ان میں سے زیادہ تر کوئٹہ، پشین، ژوب، قلعہ سیف اللہ، مستونگ اور قلات میں لگائے گئے ہیں لورالائی، موسی خیل، بارکھان چاغی، مکران اور لسبیلہ میں بھی ٹیوب ویل کافی تعداد میں اِستعمال ہو رہے ہیں۔

## مشقی سوالات

1- آب پاشی کے لیے پانی کن ذریعوں سے حاصل کیا جاتا ہے ؟

2- بلوچستان میں دریاؤں کے پانی سے آب پاشی کا کام کیسے لیا جاتا ہے ؟

3- زیرِ زمین پانی کن ذریعوں سے اُوپر کھینچا جاتا ہے ؟

4- بلوچستان میں چشموں اور کاریزوں سے کہاں کہاں آب پاشی کا کام لیا جاتا ہے ؟

5- صحیح بیان پر نشان ✓ لگائیے :

(i) زرخیز زمین میں پانی کے بغیر فصل اُگائی جا سکتی ہے۔

(ii) آب پاشی کا اہم اور قدرتی ذریعہ بارش ہے۔

(iii) کاریز آب پاشی کا ایک نیا طریقہ ہے۔

(iv) ہیبسر کا بند ضلع چاغی میں واقع ہے۔



# زرعی پیداوار

ہمارے صوبے کی زیادہ آبادی کے لیے روزگار کا ذریعہ زراعت ہے۔ زراعت پر ہی ہمارے صوبے کی خوشحالی کا دارو مدار ہے۔ ہمارے صوبے میں زیرِ کاشت رقبہ دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کم ہے۔ حکومت بلوچستان نے زراعت کی ترقی کے لیے محکمہ زراعت قائم کیا ہوا ہے۔ زراعت کو ترقی دینے کے لیے ضلع کوئٹہ میں ایک زرعی کالج قائم کیا گیا ہے جہاں زراعت کے ہر شعبے کے لیے ماہرین تیار کیے جاتے ہیں اور اِن کی عملی تربیت کا بھی پورا انتظام ہے۔ دوسرا اہم ادارہ زرعی تحقیقاتی مرکز قائم ہے جہاں بتایا جاتا ہے کہ فصلوں کی پیداوار کس طرح بڑھائی جا سکتی ہے۔ محکمہ زراعت کا ایک اور اہم ادارہ پلانٹ پروٹیکشن ہے جو ہماری فصلوں کو کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کا کام کرتا ہے۔

ہمارے صوبے میں زرعی زمین کی کوئی کمی نہیں لیکن پانی کی کمی کی وجہ سے بہت ساری زمین بے کار پڑی ہے۔ اچھی اور زیادہ فصل اُگانے کے لیے اچھے بیج اور کھاد کی بہت اہمیت ہے۔ اِن کے صحیح استعمال سے فی ایکڑ پیداوار میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔ اِسی طرح مشینوں کی مدد سے کم وقت میں زیادہ زمین کاشت کی جاتی ہے۔ اِس کے لیے ٹریکٹر کا استعمال ضروری ہے۔ اِسی طرح تھریشر کے اِستعمال سے فصلوں کو کم وقت میں کاٹا جا سکتا ہے۔

ہمارے صوبے کی آبادی بہت کم ہے اور قابلِ کاشت رقبہ بہت زیادہ ہے۔ اِس لیے توقع ہے کہ ہم محنت سے کام لے کر بہت جلد اپنی ضرورت کے مطابق غلہ پیدا کرنے لگیں گے۔



**غذائی فصلیں** بلوچستان میں پیدا ہونے والی اہم فصلیں گندم اور چاول ہیں۔ اِس کے علاوہ یہاں جَو، مکئی، جوار اور باجرہ بھی کاشت کیے جاتے ہیں، مگر ان کی پیداوار بہت کم ہے۔

**گندم** : اناج میں گندم کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ لوگ گندم کی روٹی بہت شوق سے کھاتے ہیں۔

گندم موسمِ سرما شروع ہوتے ہی کاشت کرتے ہیں۔ سرد علاقوں میں یہ فصل عام طور پر جون، جولائی کے مہینے میں پک کر تیار ہو جاتی ہے جبکہ صوبے کے گرم علاقوں میں اپریل مئی ہی میں اِن کی کٹائی کر لی جاتی ہے۔

ہمارے صوبۂ بلوچستان میں گندم ضلع کوئٹہ، پشین، سبی، لورائی، بارکھان، موسیٰ خیل، بولان جھل مگسی، جعفر آباد اور نصیر آباد میں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ صوبے کی ضرورت سے کم ہے۔

**چاول** : گندم کے بعد چاول بہت اہم غذائی فصل ہے۔ اِس کے لیے زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ فصل بلوچستان کے میدانی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے، جہاں پانی کافی ہے۔ جھل مگسی، جعفر آباد اور نصیر آباد کا علاقہ چاول کی کاشت کے لیے مشہور ہے۔ چاول کی فصل جولائی، اگست میں بوئی جاتی ہے اور نومبر، دسمبر میں فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

ہمارے صوبے میں چاول کی پیداوار بہت ہی کم ہے۔

**پھل** پھلوں کی پیداوار زیادہ تر کوئٹہ
پشین ژوب، قلعہ سیف اللہ، لورالائی، زیارت، مستونگ
اور قلات میں ہوتی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا چونکہ
سرد اور خشک ہے اس لیے سرد خشک
آب و ہوا میں پیدا ہونے والے پھل یہاں کثرت سے پیدا
ہوتے ہیں۔ سیب ، بادام ، انگور ، پستہ ، خوبانی ، آلوچہ ، آڑو ،
ناشپاتی ، انار اور چیری وغیرہ کے بہت باغات ہیں۔ لورالائی کے بادام
اور انار اور کوئٹہ، زیارت، پشین کے سیب مشہور ہیں۔ یہ پھل بلوچستان میں بھی شوق سے
کھائے جاتے ہیں اور صوبے سے باہر بھی بھیجے جاتے ہیں اور صوبے کی آمدنی کا ذریعہ ہیں
اب ضلع جھل مگسی، جعفر آباد، نصیر آباد اور سبی کے گرم علاقے میں گرم آب و ہوا کے پھلوں کی
کاشت بھی شروع کر دی گئی ہے اور آم ، امرود ، سنگترہ ، مالٹا اور کیلا بھی پیدا کیے
جا رہے ہیں۔ بلوچستان میں کھجور کی کاشت خاران اور مکران میں کی جاتی ہے۔ یہاں کی
کھجوریں بہت اعلیٰ قسم کی ہیں اور ان کا شمار دنیا کی بہترین کھجوروں میں ہوتا ہے۔

**سبزیاں** سبزیوں کی کاشت کے لئے ضلع سبی، کوئٹہ، پشین، جھل مگسی، جعفر آباد، نصیر آباد
زیارت، مستونگ اور قلات بہت مشہور ہیں، ان علاقوں میں گوبھی، ٹماٹر، شلجم، توری، مولی، گاجر، پالک،
پیاز اور آلو پیدا ہوتے ہیں۔ ضلع مستونگ اور قلات
کی اہم فصل آلو اور
پیاز ہیں۔

اِن کا شمار بہترین قسموں میں ہوتا ہے۔ یہ یہاں بہت مقدار میں پیدا ہوتے ہیں اور مُلک کے دُوسرے حصّوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ اس سے صُوبے کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

## مشقی سوالات

1- حکومت نے زرعی ترقی کے لیے کون کونسے ادارے قائم کیے ہیں؟
2- بلوچستان کی اہم غذائی فصلیں کون کون سی ہیں ؟
3- بلوچستان میں کون کون سے پھل پیدا ہوتے ہیں ؟
4- بلوچستان میں کھجوروں کی کاشت کہاں کہاں ہوتی ہے ؟
5- بلوچستان میں سبزیاں کن علاقوں میں پیدا ہوتی ہیں ؟
6- صحیح جواب پر نشان ✓ لگائیے اور باقی کو درست کرکے کاپی پر لکھیے :

(i) گندم موسم گرما کی فصل ہے۔
(ii) چاول پہاڑی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔
(iii) ضلع مستونگ اور قلات کی اہم فصل آلو اور پیاز ہیں۔
(iv) آم سرد آب و ہوا میں پیدا ہوتے ہیں۔
(v) جَو، مکئی، جوار اور باجرہ بلوچستان میں کاشت کیے جاتے ہیں۔

# ہمارے مویشی

جانور ہمارے بہت کام آتے ہیں۔ کوئی باربرداری کے کام آتا ہے، کوئی سواری کے۔ کسی جانور کا ہم دودھ پیتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں۔ جانوروں سے کاشت کاری میں بھی کام لیتے ہیں۔ آج کل اتنی ترقّی کے باوجود جانوروں کے بغیر انسان کا کام نہیں چل سکتا، اس لیے جانور بھی ہماری دولت ہیں۔

آج کل جانوروں کو پالنے کے لیے خاص اِنتظامات کیے جاتے ہیں۔ گوشت کے لیے جانور خاص طور سے پالے جاتے ہیں۔ دُودھ دینے والے جانوروں کو خاص غذا کھِلائی جاتی ہے تاکہ دُودھ زیادہ دیں۔ عُمدہ اُون حاصل کرنے کے لیے بھیڑوں اور بکریوں کی خاص طور سے پَرورِش کی جاتی ہے۔

صُوبۂ بلوچستان کے قابلِ ذکر پالتُو جانور یہ ہیں۔

## گائے، بَیل

صُوبۂ بلوچستان میں اچھی نسل کی گائے اور بیل پائے جاتے ہیں. ضلع جھل مگسی، سبّی، نصیرآباد اور جعفرآباد کے بھاگ ناڑی نسل کے بَیل بہت مشہور ہیں.

سُرخ سندھی نسل کی گائے اور بَیل



جو ہر طرح کی خشک آب و ہوا برداشت کر لیتے ہیں، ضلع لسبیلہ میں پائے جاتے ہیں۔

ضلع لورالائی اور ضلع بارکھان کے علاقے میں لوہانی نسل کی گائے ہوتی ہے اس نسل کے بیل قد میں چھوٹے ہوتے ہیں مگر بہت طاقت ور ہوتے ہیں۔ یہ پہاڑی علاقوں میں خوب کام کرتے ہیں۔ دُکّی اور سنجاوی کے علاقے میں کاکڑی نسل کی گائے بھی ہوتی ہے۔

**بھیڑیں** صوبۂ بلوچستان میں آٹھ قسم کی بھیڑیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے چند جو بہت مشہور ہیں، یہ ہیں :

ببرک نسل کی بھیڑیں : یہ ضلع لورالائی، ضلع بارکھان، ضلع موسیٰ خیل اور مری بگٹی میں ہوتی ہیں۔ ان کی اُون قالین بنانے کے کام آتی ہے۔

**ہرنائی نسل کی بھیڑیں** : ضلع لورالائی، ضلع بارکھان، ضلع موسیٰ خیل اور ضلع سبی میں ہوتی ہیں۔ ان کی اُون سے اُونی کپڑا اور عمدہ کمبل تیار کیے جاتے ہیں۔

بلوچی نسل کی بھیڑیں : ضلع قلات، ضلع مستونگ اور ضلع جھل مگسی میں ہوتی ہیں۔ یہ گوشت کے لیے بہت مشہور ہیں۔



رخشانی نسل کی بھیڑیں : ضلع خاران اور ضلع پنجگور میں ملتی ہیں۔ یہ بہت کم گھاس والی چراگاہوں میں بھی گزارا کر لیتی ہیں۔

ان کے علاوہ بلوچستان میں دُنبہ بھی ہوتا ہے۔ دُنبے زیادہ تر لورالائی، پشین مستونگ اور قلات کے علاقے میں پالے جاتے ہیں بھیڑیں اچھی نسل کے ہونے کی وجہ سے ہمارے صوبے میں اُون بہت اچھی ہوتی ہے۔ یہ ملک کے کارخانوں میں بھی استعمال ہوتی ہے اور اُسے برآمد بھی کیا جاتا ہے۔

**بکری** ضلع جھل مگسی اور لورالائی، بار کھان، موسیٰ خیل کی بربری نسل کی بکریاں بہت مشہور ہیں۔ یہ بہت دودھ دیتی ہیں اور قد میں بھی عام بکریوں سے اونچی ہوتی ہیں۔ سرد علاقوں میں اِن کا پالنا بہت مشکل ہے۔

**اُونٹ** یہ بہت کام کا جانور ہے۔ ہر قسم کی کڑوی کسیلی بوٹیاں کھا لیتا ہے اور کئی کئی روز تک پانی کے بغیر گزارا کر لیتا ہے۔ ریگستان میں سواری کا کام دیتا ہے اِس لیے اِسے ریگستانی جہاز بھی کہتے ہیں۔ اُونٹ ریگستانی علاقوں، خاص طور پر مکران چاغی اور خاران میں پایا جاتا ہے۔ بلوچستان کے اندرونی علاقوں میں جہاں ذرائع آمدورفت زیادہ نہیں، اُونٹ سے سواری اور بار برداری کا کام لیا جاتا ہے۔

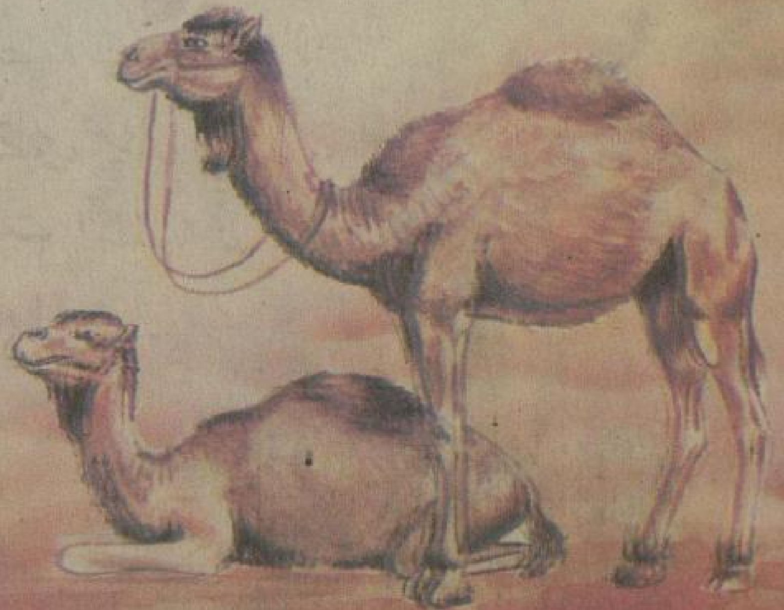
## مشقی سوالات

1- جانور، اِنسان کے لیے کس طرح مُفید ہیں؟

2- بلوچستان میں کون کون سی نسل کی بھیڑیں مشہور ہیں؟

3- بلوچستان میں اچھی نسل کی گائے اور بیل کہاں کہاں ملتے ہیں؟

4- اونٹ ہمارے کس کام آتا ہے۔ یہ کون سے علاقے میں پایا جاتا ہے؟





# جنگلات

## جنگلات کے فائدے

جنگلات کے بہت سے فائدے ہیں۔ اِن سے زمین کی حفاظت ہوتی ہے۔ جہاں کہیں جڑی بُوٹیاں، گھاس اور درخت ہوتے ہیں، وہاں اُن پودوں کی جڑیں مٹّی کو پکڑے رکھتی ہیں۔ نہ ہَوا سے اُڑنے دیتی ہیں اور نہ پانی سے بہنے دیتی ہیں۔ جس طرح مستونگ کے قریب ریتیلے علاقوں میں جھاؤ (گز) کے پودے لگائے گئے ہیں تاکہ ریت ہَوا سے اُڑ کر پھیلنے نہ پائے اور کاشت کی زمینوں کو خراب نہ کرے۔ جب تک یہ پودے نہیں اگائے گئے تھے ریت سے راستہ بھی بند ہو جاتا تھا۔

جنگلات سے جلانے کی لکڑی، عمارتی لکڑی، دِیا سلائی، پنسلیں اور کاغذ بنانے کے لیے لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ اِس کے علاوہ دواؤں کے لیے جڑی بُوٹیاں بھی مِلتی ہیں۔ جنگلات بارش لانے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ جنگلات ہَوا کو صاف کرنے کا قدرتی ذریعہ ہیں۔



## بلوچستان کے جنگلات

صوبہ بلوچستان میں جنگلات ضلع ژوب، قلعہ سیف اللہ لورالائی، زیارت، مستونگ اور قلات کے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔



ان میں ماجو (جونیپر) جنگلی زیتون اور
شہتوت کے درخت ہیں۔ ضلع لورالائی) اور
ضلع زیارت میں ماجو (جونیپر) کے بڑے
بڑے جنگل ہیں۔ ماجو کی لکڑی نرم ہوتی ہے اور پنسلیں بنانے
کے کام آتی ہے مستونگ اور قلات کے علاقے میں کالا زیرا پیدا ہوتا ہے۔
اِن کے علاوہ بلوچستان کی ایک اہم پیداوار "ایفیدرا" بُوٹی ہے۔ جس سے
ایفیڈرین بنتی ہے۔ یہ دوائیں بنانے کے کام آتی ہے۔
ہمارے صُوبے میں چراگاہوں کی کمی نہیں، کیونکہ یہاں خُشک اور تازہ بوٹیاں
اور جھاڑیاں خاصی مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں قابلِ ذکر جھاڑی مزری (پیش)
ہے، جو ہرنائی، بارکھان خضدار، لسبیلہ اور مکران کے علاقے میں بہت پائی جاتی
ہے۔ اِس سے ٹوپیاں، چٹائیاں اور ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں۔
جنگلات کی پرورش اور حفاظت بہت ضروری ہے۔ جتنے درخت
کاٹے جائیں اس سے زیادہ لگائے جائیں تاکہ جنگلات ختم نہ ہو جائیں۔
دُوسرے مُلکوں کی نسبت ہمارے یہاں جنگلات کی تعداد پہلے ہی بہت کم
ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ درختوں کی حفاظت کریں اور نئے درخت
لگاتے رہیں تاکہ آیندہ نسلیں اُن سے فائدہ اُٹھائیں۔ جس طرح اپنے
بزرگوں کے لگائے ہُوئے درختوں اور پودوں سے ہم فائدہ اُٹھا رہے
ہیں۔ سال میں دو مرتبہ درخت لگانے کے لیے "شجر کاری" کا ہفتہ منایا جاتا
ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس میں حصّہ لیں اور
زیادہ سے زیادہ درخت
لگائیں۔






## جنگلی جانور

صُوبۂ بلوچستان کے جنگلات میں مارخور ، پہاڑی بکرا ، ہرن تلور ، چکور اور تیتر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ چکور اور پہاڑی بکرے کا شکار لوگوں کو بہُت پسند ہے ۔ جنگلی جانوروں اور پرندوں کا بہت زیادہ شکار کرنے کی وجہ سے جانوروں کی تعداد کم ہو گئی۔ اب حکُومت نے بعض جگہوں پر کچھ جنگل محفُوظ کر لیے ہیں ، جہاں کوئی شکار نہیں کھیل سکتا ، تاکہ جانوروں کی تعداد بڑھے اور شکار کی وجہ سے اُن کی نسل ختم نہ ہو جائے۔

## مشقی سوالات

1- جنگلات کے کیا فائدے ہیں ؟

2- صُوبۂ بلوچستان میں جنگلات کہاں کہاں ہیں ؟ اُن میں کون کون سے مُفید درخت اور بُوٹیاں پائی جاتی ہیں ؟

3- بلوچستان کے جنگلات میں کون کون سے جنگلی جانور ہوتے ہیں ؟ اُن کے شکار پر کیوں پابندی لگائی گئی ہے ؟

# معدنیات

ہمارے صُوبے میں کافی معدنیات ہیں، لیکن جو معدنیات دریافت کی گئی ہیں، انھیں زمین سے نکالنے کا طریقہ بہُت پُرانا ہے۔ اِس لیے اِن چیزوں کی پیداوار بہت کم ہے۔ صُوبۂ بلوچستان میں جو معدنیات زمین سے نکالی جا رہی ہیں، وہ یہ ہیں۔

**کوئلہ** کوئلہ بلوچستان کی اہم مَعدنی دولت ہے۔ یہ ایندھن کے کام آتا ہے۔ کوئٹہ کے قریب "سورر ینج" میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے اور "ڈگاری" میں بھی مِلتا ہے۔ اس کے علاوہ "کھوسٹ" اور "ہرنائی" میں بھی کوئلے کی کانیں ہیں۔ ان علاقوں میں کان کنی بہُت بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ سورینج، ڈگاری اور کھوسٹ کا کوئلہ بہُت اچھّی قِسم کا ہوتا ہے۔ مچ میں بھی کوئلہ نِکالا جاتا ہے، جو اچھّی قِسم کا نہیں ہوتا۔ ضِلع لورالائی میں دُکّی اور چمالنگ کے قریب بھی کوئلہ نکالا جاتا ہے۔

ہمارے یہاں کوئلے کی کان کنی ابھی تک جدید طریقے پر نہیں ہو رہی ہے۔ بہُت کم کانیں ایسی ہیں جہاں کان کنی کی جدید سہُولتیں موجُود ہیں۔

**لوہا** پاکستان میں لوہے کی بہُت کمی ہے۔ لوہے کا ایک کارخانہ کراچی کے قریب قائم کیا گیا ہے۔ اس کے لیے بھی خام لوہا

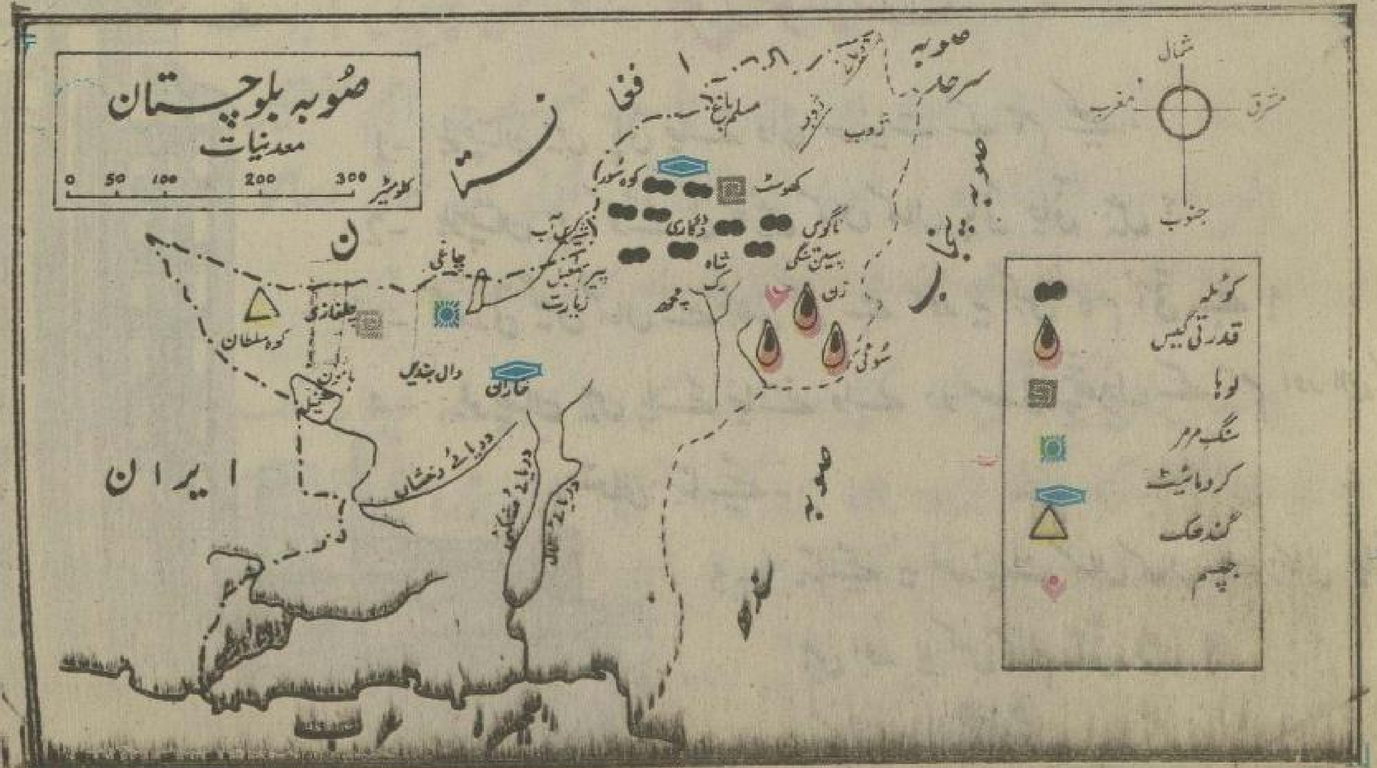
دوسرے مُلکوں سے درآمد کیا جاتا ہے۔ ضِلع چاغی میں "چلغازی" اور راس کوہ میں جو لوہا مِلا ہے وہ بہت اچھّی قِسم کا ہے۔

**کرومائٹ** یہ دھات فولاد کے کارخانوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ اسے لوہے میں مِلا کر عمدہ قسم کا فولاد بناتے ہیں۔ یہ دھات پاکستان میں اب تک صرف بلوچستان کے ضلع قلعہ سیف اللہ، کی تحصیل مُسلم باغ اور ضلع خاران میں ملی ہے۔

**گندھک** گندھک چاغی کے علاقے میں کوہِ سُلطان میں پائی جاتی ہے گندھک مختلف صنعتوں میں کام آتی ہے۔ اس سے گندھک کا تیزاب بناتے ہیں۔

**جپسم** یہ پتھر مصنُوعی کھاد اور سیمنٹ بنانے میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ضلع سبّی میں سپین تنگی کے مقام پر پایا جاتا ہے۔

**سنگِ مرمر** یہ بہت قیمتی پتھر ہے۔ اِس سے عمارتوں کے فرش، دیواروں کے ٹائیل اور آرائش کی مختلف خوب صورت چیزیں بناتے ہیں۔ سنگِ مرمر مختلف رنگوں میں ملتا ہے۔ سفید، سبز، نیلا،



بھورا اور گلابی۔ ضلع چاغی کے
پہاڑوں میں دُنیا کا بہترین سنگِ مرمر کثرت سے ملتا ہے۔

**تانبا** ضلع چاغی میں سندک اور ضلع لسبیلہ میں تانبے کے ذخیروں کا پتہ چلا ہے۔ یہ بہت قیمتی دھات ہے۔ یہ مختلف قسم کے تار بنانے کے کام آتی ہے۔ اس کے علاوہ گھریلو استعمال کے عمدہ قسم کے برتن بھی تیار کیے جاتے ہیں۔

**قدرتی گیس** قدرتی گیس بلوچستان کی بہت اہم معدنی پیداوار ہے۔ ضلع ڈیرہ بگٹی میں "سوئی" کے مقام پر قدرتی گیس کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اسے عام طور پر "سوئی گیس" کہتے ہیں۔ یہ گیس پائپ کے ذریعے مُلک کے دُوسرے حِصّوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ اِس سے کارخانے چلتے ہیں اور گھروں میں ایندھن کی جگہ بھی اِستعمال ہوتی ہے۔ قُدرتی گیس کے ذخیرے "پیرکوہ" میں بھی دریافت ہُوئے ہیں۔

# مشقی سوالات

1- بلوچستان میں پائی جانے والی معدنیات کے نام لکھیے۔
2- بلوچستان میں کوئلے کی کانیں کہاں کہاں پائی جاتی ہیں؟
3- قدرتی گیس کہاں سے نکالی گئی ہے اور یہ کس کام آتی ہے؟
4- بلوچستان میں پائے جانے والے دو معدنی پتھروں کے نام اور ان کا اِستعمال بتائیے۔
5- بتائیے یہ معدنیات کہاں کہاں سے نکالی جاتی ہیں اور یہ کس کام آتی ہیں؟
(i) کوئلہ (ii) گندھک (iii) کرومائٹ (iv) تانبا

# صنعتیں

**کارخانے** اللہ تعالٰے نے ہمیں بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں، جن میں سے بعض کو تو ہم اُن کی اصلی حالت میں استعمال کرتے ہیں، جیسے گندم، دُوسرے غلّے اور پھل وغیرہ اور بعض سے مشینوں کی مدد سے دُوسری چیزیں بنا لیتے ہیں، مثلاً رُوئی یا اُون سے کپڑا اور بیل، بھینس یا بکری کے چمڑے سے جُوتے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

اِس طرح ہم دو قسم کی چیزیں استعمال کرتے ہیں، ایک قُدرتی، دُوسری خام مال سے بنائی ہُوئی۔ خام مال سے بنی ہُوئی چیزوں کو مصنُوعات کہتے ہیں۔ جو قومیں ضرُورت کی بہُت سی چیزیں اپنی مُلکی پیداوار ہی سے تیّار کر لیتی ہیں وہ زیادہ خُوشحال ہوتی ہیں، کیونکہ انھیں دوسرے مُلکوں سے مصنُوعات درآمد نہیں کرنی پڑتیں۔ ہمارے صُوبے میں صنعتوں کی بہُت کمی ہے۔ اِس وجہ سے ہم بہت سی چیزیں باہر سے منگاتے ہیں، جن پر کافی روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ ہمارے صُوبے کی اہم صنعتیں یہ ہیں:

**کپڑے کے کارخانے** صُوبۂ بلوچستان میں اُونی اور سُوتی دھاگا بنانے اور اِس سے کپڑا تیار کرنے کے مندرجہ ذیل کارخانے کام کر رہے ہیں:

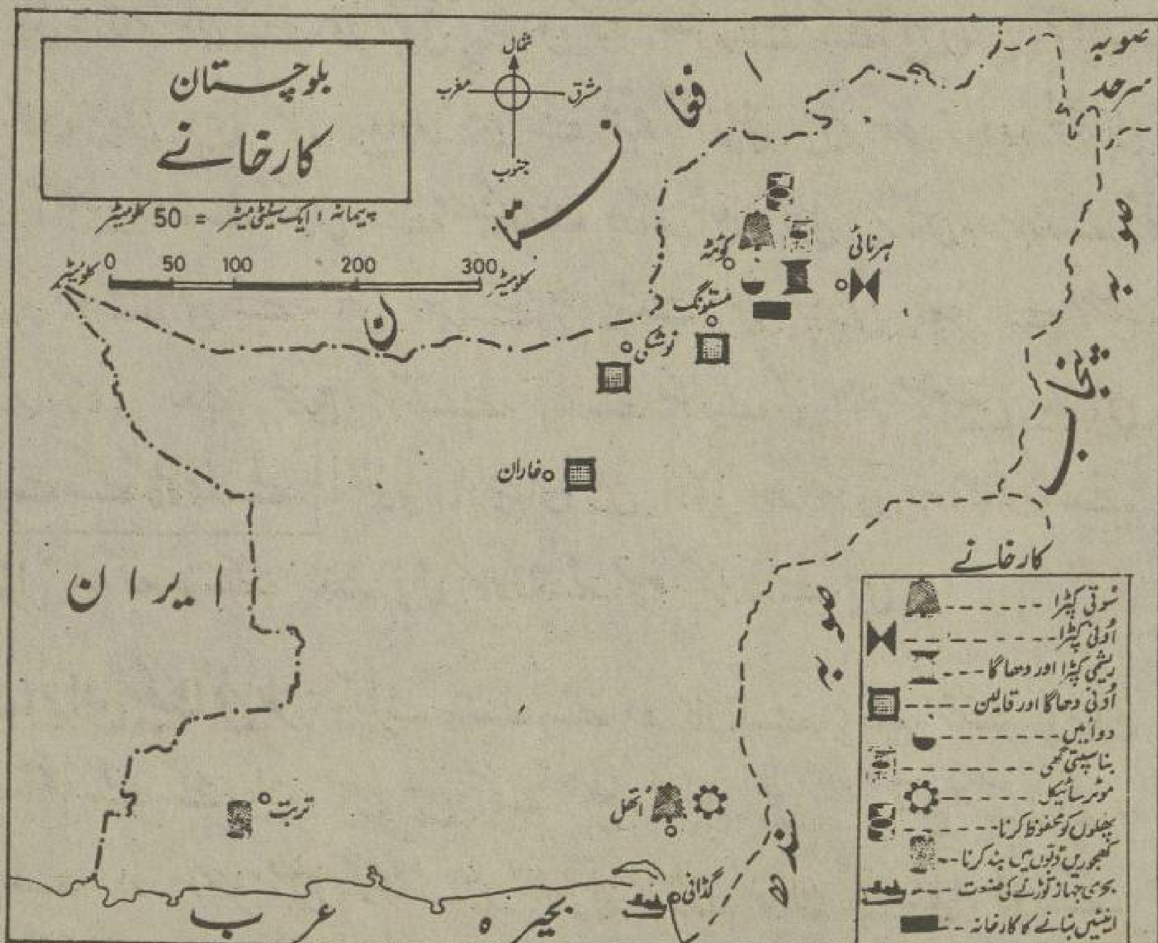
**پاک ایران ٹیکسٹائل ملز:** کپڑے بنانے کے دو کارخانے ہمسایہ مُلک اِیران کے تعاون سے قائم کیے گئے ہیں۔ ان میں ایک ضلع لسبیلہ میں "اُتھل" کے مقام پر کام کر رہا ہے اور دوسرا ضلع کوئٹہ میں "بلیلی" میں بولان ٹیکسٹائل مل کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ اِن کارخانوں میں سُوتی اور ملا جُلا کپڑا تیّار کیا جاتا ہے۔ اِس کے

علاوہ کپڑا تیار کرنے کے لیے دھاگا بھی بنایا جاتا ہے۔

**ہرنائی وولن ملز** : یہ کارخانہ "ہرنائی" ضلع سبی میں واقع ہے۔ اِس عِلاقے میں اُون بہت عُمدہ ہوتی ہے۔ اس اُون سے بہترین قِسم کے کمبل اور گرم کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ اس مل کا کپڑا اور کمبل پُورے پاکستان میں بہت مقبُول ہیں۔ یہ دوسرے مُلکوں کو بھی برآمد کیے جاتے ہیں۔

**اُونی قالین بنانے کے کارخانے** یہ کارخانے خاران، نوشکی، لورالائی اور مستونگ میں قائم کیے گئے ہیں۔ اِن میں اُونی قالین بنائے جاتے ہیں۔ یہاں کے قالین بہت عُمدہ ہوتے ہیں۔ ان کارخانوں میں بچّوں کو قالین بافی کی تربیَت دی جاتی ہے۔ مستونگ میں ایک "وُول سنٹر" قائم کیا گیا ہے، جہاں اُونی دھاگا تیّار کیا جاتا ہے۔

**دواؤں کا کارخانہ** کوئٹہ میں دوائیں بنانے کا ایک بڑا کارخانہ ہے۔



**پھلوں کو محفوظ کرنے کے کارخانے** صوبۂ بلوچستان میں پھل ہماری ضرورت سے بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرے صوبوں میں بھیجنے کے باوجود بھی بہت سا پھل بچ جاتا ہے۔ اِس لیے پھلوں کو محفوظ رکھنے کے لیے بلوچستان میں مندرجہ ذیل کارخانے قائم کیے گئے ہیں۔

نیشنل فوڈ پروسیسنگ پلانٹ: یہ کارخانہ کوئٹہ میں لگایا گیا ہے۔ یہاں پھلوں کو ڈبّوں میں بند کرنے کا اِنتظام ہے۔ کچُھ پھل سَرد خانوں میں رکھ کر موسم کے بعد بھی اِستعمال میں لائے جاتے ہیں۔

کھجوریں محفوظ کرنے کا کارخانہ: یہ کارخانہ تُربت میں لگایا گیا ہے۔ مکران کے علاقے کی کھجوریں بہت لذیذ ہوتی ہیں۔ انھیں ڈبّوں میں بند کر کے برآمد کیا جاتا ہے۔

**بناسپتی گھی کا کارخانہ** چلتن گھی مِل: یہ کارخانہ کوئٹہ میں قائم کیا گیا ہے۔یہاں بناسپتی گھی تیار ہوتا ہے، جو صُوبے کی ضرُورت کو پُورا کرتا ہے۔

**موٹر سائیکل بنانے کا کارخانہ** ضلع لسبیلہ میں "اُتھل" کے مقام پر جاپان کے تعاون سے پُرزے جوڑ کر موٹر سائیکل تیار کرنے کا کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔

**بحری جہاز توڑنے کی صنعت** یہ صنعت ضِلع لسبیلہ میں "گڈانی" کے مقام پر قائم کی گئی ہے۔ اِس میں پُرانے ناکارہ بحری جہازوں کو توڑنے کا کام ہو رہا ہے۔ یہ نہایت اہم اور نفع بخش صنعت ہے۔

**اینٹیں بنانے کا کارخانہ** یہ کارخانہ کوئٹہ میں قائم کیا گیا ہے۔ یہاں خُود کار مشینوں کی مدد سے اینٹیں بنائی جاتی ہیں، جو بہُت خُوب صُورت اور مضبوط ہوتی ہیں۔

**گھریلو صنعتیں** کچُھ مصنُوعات ایسی بھی ہوتی ہیں، جو چھوٹے پیمانے پر تیّار کی جاتی ہیں۔ یہ ہاتھ سے یا چھوٹی مشینوں سے گھروں میں بنائی جاتی ہیں۔ انھیں گھریلو صنعتیں کہتے ہیں۔ جہاں کارخانے کم ہوں وہاں لوگ گھریلو صنعتیں قائم کر کے

بے روزگاری اور بے کاری سے جان چھڑاتے ہیں۔

صُوبۂ بلوچستان کی گھریلو صنعتوں میں تین کام بہُت مشہُور ہیں۔ ایک تو شلوار، قمیص کُرتے اور ساڑھیوں وغیرہ پر سُوتی دھاگے اور شیشے کا کام، جسے "بلوچی کشیدہ کاری" کہتے ہیں۔ یہ کام بہُت خوبصُورت ہوتا ہے اور ہر جگہ پسند کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی کشیدہ کاری کے کپڑے باہر کے مُلکوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ یہ کام عورتیں کرتی ہیں اور اپنے فارغ وقت میں محنت کر کے روپیہ کماتی ہیں۔ دوسرا کام اُون کاتنا ہے۔ اس سے نمدے، دریاں اور قالین بنائے جاتے ہیں۔ بلوچستان کی تیسری اہم گھریلو صنعت مزری سے ٹوکریاں، ٹوپیاں اور چٹائیاں تیار کرنا ہے۔

## مشقی سوالات

1- بلوچستان کے کپڑا بنانے کے کارخانوں کے بارے میں بتائیے ؟

2- بلوچستان کی گھریلو صنعتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟

3- ضلع لسبیلہ میں کون کون سی اہم صنعتیں ہیں ؟

4- بتائیے یہ کارخانے کہاں واقع ہیں ؟

دوائیں بنانے کا کارخانہ - چلتن گھی کا کارخانہ - ہرنائی وولن ملز - پاک ایران ٹیکسٹائل ملز -

5- بتائیے ان علاقوں میں کون کون سے کارخانے قائم ہیں اور ان کی مصنُوعات کیا ہیں ؟

| مقام | کارخانہ | مصنُوعات |
|---|---|---|
| خاران<br>نوشکی<br>مستونگ<br>تُربت | | |

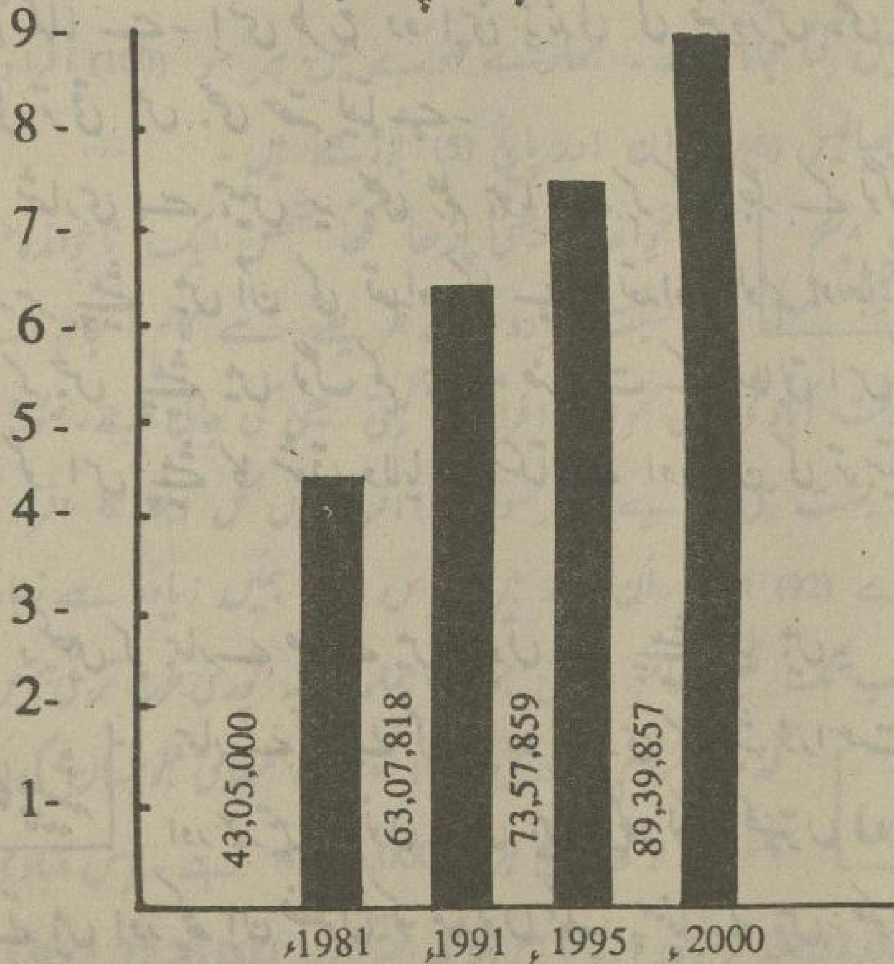
باب 3

# آبادی اور پیشے

آپ جانتے ہیں کہ آدمیوں کی گنتی کو مردم شماری کہتے ہیں۔ ہر دس سال کے بعد ملک میں رہنے والے لوگوں کی گنتی کی جاتی ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ ملک میں کل کتنے لوگ رہتے ہیں، کس کس عمر کے ہیں، ان میں کتنے لکھے پڑھے ہیں اور ان کے پیشے کیا ہیں۔

1981ء کی مردم شماری کے مطابق صوبہ بلوچستان کی کل آبادی تینتالیس لاکھ پانچ ہزار

آبادی
(صوبۂ بلوچستان)




پیمانہ ۱سم = ۱۰ لاکھ

مردوں کی آبادی میں کم فرق ہے۔ صُوبے کی ترقی کے لیے خواتین بھی مَردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ خواتین کھیتوں اور باغوں میں مردوں کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں میں بھی کام کرتی ہیں۔

## پیشے

اِنسان کو زِندہ رہنے کے لیے بہُت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنی ضرُورتیں پُوری کرنے کے لیے اُسے کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا ہے۔ ملک اور قوم کی ترقّی کے لیے بھی بہُت سے کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، مثلاً سڑکیں اور پُل تعمیر کرنا، بجلی اور پانی کے اِنتظامات کی دیکھ بھال، بچّوں کو تعلیم دینا، لوگوں کی صِحت کی حفاظت کرنا وغیرہ۔ چنانچہ ہر شخص اپنی پسند کا پیشہ اختیار کرکے باعزّت طریقے سے روزی کماتا ہے۔ اِسی طرح وہ اپنی زِندگی کی ضرُورتیں بھی پُوری کرتا ہے اور ملک و قوم کی ترقی میں بھی حصّہ لیتا ہے۔

مردُم شماری سے ہمیں یہ بھی عِلم ہوتا ہے کہ کِسی جگہ کے لوگوں کے مختِلف پیشے کیا ہیں اور ہر پیشے میں اُن کی تعداد کیا ہے؟ تعداد معلوم ہو جائے تو اُس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جس پیشے میں لوگ کم ہوں، ضرورت کے مطابق اس کمی کو پُورا کیا جاسکتا ہے۔ لوگوں کو اس پیشے کا شوق دلایا جا سکتا ہے اور اُن کی تربیّت کا اِنتظام کِیا جاسکتا ہے۔

آیئے دیکھیں کہ ہمارے صوُبے میں لوگوں کے پیشے کیا ہیں۔

### زراعت کا پیشہ

ہمارے صوُبے کی زیادہ آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ اِن میں مَرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔ کچھ لوگ کھیتوں اور باغوں میں مختلف فصلیں اُگاتے ہیں اور کچھ اِن فصلوں کو منڈیوں تک پہنچاتے ہیں۔ حکومت زراعت پیشہ افراد کی بہتری اور زراعت کی ترقی کی طرف خاص توجّہ دے رہی ہے۔

ہے ( 43,05,000 ) ۔ اِن میں سے چھتیس لاکھ پینتیس ہزار ( 36,35,000 ) لوگ دیہات میں اور چھ لاکھ ستر ہزار ( 6,70,000 ) شہروں میں آباد ہیں۔ مردوں کی تعداد بائیس لاکھ تہتر ہزار ( 22,73,000 ) اور عورتوں کی تعداد بیس لاکھ بتیس ہزار ( 20,32,000 ) ہے۔

ہمارا صُوبہ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صُوبہ ہے۔ اِس میں مختلف علاقائی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جن میں پشتو، بلوچی، براہوی، سرائیکی اور فارسی زیادہ اہم ہیں۔

## آبادی بہ لحاظِ عمر

صُوبے کی کُل آبادی میں بچّے، بوڑھے اور جوان سب ہی شامل ہوتے ہیں۔ مَردُم شُماری سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اِس آبادی میں بچّے کتنے ہیں؟ جوانوں اور بوڑھوں کی تعداد کیا ہے؟

مَردُم شماری کے اصُول کے مطابق پندرہ سال سے کم عُمر والوں کو "بچّہ" کہتے ہیں۔ پندرہ سال سے ساٹھ سال تک کی عمر والوں کو جوان اور ساٹھ سال سے زیادہ عُمر والے لوگوں کو بُوڑھوں میں گِنا جاتا ہے۔ ہمارے صُوبے میں ہر سو (100) افراد میں قریباً اُنچاس (49) بچّے، چھیالیس (46) جوان اور پانچ (5) بُوڑھے ہیں۔

## آبادی بہ لحاظِ خواندگی

'خواندہ' یعنی پڑھا لکھّا شخص ایک 'ناخواندہ' یعنی اَن پڑھ کی نِسبت زیادہ اچھے طریقے سے کام انجام دے سکتا ہے۔

مردُم شمُاری کرتے وقت آبادی میں خواندہ افراد کی گِنتی بھی کی جاتی ہے۔ صُوبۂ بلوچستان میں خواندہ افراد کی تعداد بہُت ہی کم ہے۔ ہر سو (100) افراد میں کُل آٹھ 8 افراد لِکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ باقی بانوے (92) افراد اَن پڑھ ہیں۔ اِس لیے ہمیں زیادہ سے زیادہ تعلیم پر توجّہُ دینی چاہیے۔ جب تک تعلیم عام نہیں ہوگی، ہمارا صوبہ پُوری طرح ترقّی نہیں کر سکے گا۔

## آبادی بہ لحاظ جنس

گذشتہ مردُم شماری 1981 ء کے مطابق بلوچستان کی کُل آبادی تینتالیس لاکھ پانچ ہزار 43,05,000 ہے۔ اِس آبادی میں سے بیس لاکھ بتیس ہزار 20,32,000 خواتین اور بائیس لاکھ تہتّر ہزار 22,73,000 مرد ہیں۔ خواتین اور

**چرواہے** چرواہے مال مویشی پالتے ہیں۔ مویشیوں سے ہمیں دُودھ، گھی، مکھن اور گوشت مِلتا ہے۔ بھیڑوں، بکریوں کی اُون گرم کپڑے بنانے کے کام آتی ہے۔ بعض جانوروں کے چمڑے سے جُوتے اور دوسرا سامان بنتا ہے۔ بعض جانوروں سے بوجھ اُٹھانے، ہل چلانے، رہٹ چلانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔

**کان کن** یہ لوگ کانیں کھود کر زمین کے نیچے چھپی ہوئی چیزیں نکالتے ہیں۔ مثلاً لوہا کوئلہ، نمک اور مختلف دھاتیں۔ دھاتوں سے ہماری ضرُورت کی مختلف اشیاء بنتی ہیں۔ اِن سے کام کاج میں آسانی پیدا ہونے کے علاوہ ملک کو بھی بہُت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

**کاری گر اور انجینئر** کاری گر یعنی بڑھئی، لوہار اور جولاہے وغیرہ ہماری ضرُورت کا سامان تیار کرتے ہیں۔ کارخانوں میں بھی یہ لوگ انجینئروں کی کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ کارخانوں میں انجینئر مشینوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ سڑکیں، پُل اور عمارتیں تعمیر کرانا، بجلی اور پانی کا اِنتظام کرنا، معدنیات کی چھان بین کرنا بھی انجینئروں کے سپُرد ہوتا ہے۔ ہمارے صُوبے میں انجینئر اور کاری گر بہُت کم ہیں۔

**ڈاکٹر اور نرسیں** یہ لوگ صُوبے کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور صحت کے مرکزوں میں کام کرتے ہیں۔ یہ لوگوں کو بیماریوں سے بچاتے، بیماروں کا علاج کرتے ہیں اور لوگوں کو صحت اور تندرستی قائم رکھنے کے اصُول بتاتے ہیں۔ صُوبۂ بلوچستان میں اِس پیشے میں لوگ ضرُورت کے لحاظ سے کم ہیں۔

**اُستاد** استاد کے ذمّے لوگوں کی تعلیم و تربیت کا کام ہوتا ہے۔ یہ لوگوں کو لِکھنا پڑھنا اور دُوسرے مختلف ہنر سِکھاتے ہیں۔ صُوبے کی مختلف درس گاہوں میں اُستاد خدمات انجام دیتے ہیں۔ صُوبۂ بلوچستان میں اساتذہ کافی تعداد میں ہیں لیکن تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی ہے۔

**وکیل** یہ لوگ قانُون کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور عدالتوں میں کام کرتے ہیں۔ عدالت میں لوگوں کے مقدّمے پیش ہوتے ہیں اور یہ اُن کی پیروی کرتے ہیں۔

**بینکوں کے ملازم** صوبے میں بہت سے لوگ بینکوں میں بھی ملازم ہیں۔بینک سے آدمی روپے کا لین دین کرتے ہیں۔ بینک کے ملازم اِس رقم کا حساب کتاب رکھتے ہیں اور لوگوں کی امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

**تاجر** چیزوں کے لین دین اور خرید و فروخت کو تجارت کہتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں کچھ لوگوں کا پیشہ تجارت ہے ، انھیں تاجر کہتے ہیں۔ یہ لوگ کاریگروں اور کسانوں سے مال خریدتے ہیں اور بازار میں لاکر فروخت کرتے ہیں۔اِن کے علاوہ جو چیزیں صوبے میں ضرورت سے زیادہ ہوتی ہیں اِنھیں صوبے سے باہر لے جاکر فروخت کرتے ہیں۔

**فوج کے مُلازم** یہ سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ جنگ کے زمانے میں ملک کا دفاع کرتے ہیں۔ ملک کے اندر امن و امان برقرار رکھتے ہیں۔ ملک کی حفاظت کے عِلاوہ قوم کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ قدرتی آفات کی وجہ سے اگر ملک کے لوگ متأثر ہوں تو یہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

**مزدُور** یہ لوگ ہر جگہ کام کرتے نظر آتے ہیں۔ کھیتوں اور کارخانوں میں دن رات کام کرتے ہیں۔ سٹیشن پر لوگوں کا سامان اُٹھاتے ہیں ، کانیں کھود کر زمین سے معدنیات نِکالتے ہیں۔ عمارتوں اور سڑکوں کی تعمیر پر بھی بہُت سے مزدُور کام کرتے نظر آتے ہیں۔ اِس طرح ہر پیشے کے لوگ اپنی اپنی جگہ ملک اور قوم کی خدمت کرتے ہیں۔ کِسان ہو یا مزدُور، تاجر ہو یا ڈاکٹر، ہر ایک کو اُس کی محنت کا پھل مِلتا ہے۔صُوبے کی ترقّی کا انحصار محنت اور کوشِش پر ہے۔ ہم محنَت کرکے صُوبے کی ترقّی میں حصّہ لے سکتے ہیں۔

## مشقی سوالات

1 ۔ خوِاندہ شخص ایک ناخواندہ کی نسبت کِس طرح کام بہتر طریقے سے انجام دے سکتا ہے؟

2 ۔ کاریگر اور انجینئر کیا کام کرتے ہیں ؟

3 ۔ صوبۂ بلوچستان میں عام طور پر لوگوں کے پیشے کیا ہے ؟

4 ۔ آپ بڑے ہو کر کون سا پیشہ اختیار کریں گے ؟

5 ۔ اِن جُملوں میں خالی جگہ پُر کیجیے :

(i) صوبۂ بلوچستان کی کُل آبادی ـــــــ ہے۔

(ii) صوبۂ بلوچستان میں ـــــــ لوگ شہروں میں آباد ہیں۔

(iii) صوبۂ بلوچستان میں ہر سو (100) افراد میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد ـــــــ ہے۔

(iv) ہر سو (100) افراد میں سے قریباً ـــــــ لوگ جوان ہیں۔

(v) صُوبۂ بلوچستان میں خواتین کی کُل آبادی ـــــــ ہے۔

6 ۔ اسکول کے طلباء کی تعداد کا جماعت وار چارٹ تیار کرایا جائے۔

باب : 4

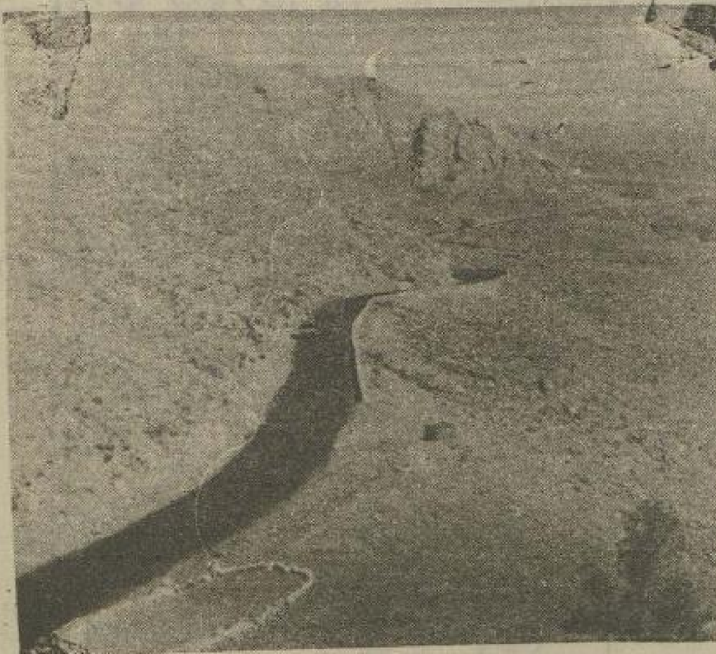
# ذرائع آمدورفت

ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کے ذرائع کو "ذرائع آمدورفت" کہتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں آمدورفت کے ذرائع حسبِ ذیل ہیں۔

**سڑکیں** صوبے میں سفر کا سب سے اہم ذریعہ سڑکیں ہیں۔ صوبۂ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں سفر زیادہ تر بسوں اور لاریوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ جہاں پکّی سڑکیں نہیں ہیں، ان علاقوں میں سفر اُونٹوں یا گدھوں پر کیا جاتا ہے۔

صوبۂ بلوچستان کی اہم سڑکیں یہ ہیں :

کوئٹہ سے زاہدان : یہ سڑک کوئٹہ سے نوشکی، دالبندین، نوکنڈی اور میرجاوا سے ہوتی ہوئی زاہدان تک جاتی ہیں۔ نوشکی سے آگے یہ سڑک بہت خُشک اور ریگستانی علاقے سے گزرتی ہے۔ یہ سڑک پاکستان کو ہمارے ہمسایہ مُلک ایران سے ملاتی ہے۔



کوئٹہ سے سکھّر : یہ سڑک کوئٹہ سے سبّی، ڈیرہ اللہ یار اور جیکب آباد ہوتی ہوئی سکھر تک جاتی ہے۔ جہاں سے کراچی، لاہور اور پشاور کے لیے سڑکیں جاتی ہیں۔ اس طرح یہ سڑک صُوبۂ بلوچستان کو صُوبہ پنجاب، صُوبۂ سندھ اور صُوبۂ سرحد سے مِلاتی ہے۔

کوئٹہ سے کراچی : یہ سڑک کوئٹہ سے مستونگ، قلات، خضدار، اوتھل، حب، لسبیلا ہوتی ہوئی کراچی چلی جاتی ہے۔ اِسے

## بلوچستان
## ذرائع آمدورفت
بحری و ہوائی راستے
اور ریلیں

پیمانہ : ایک سینٹی میٹر = 50 کلومیٹر

0 50 100 200 300 کلومیٹر

شمال
مشرق
مغرب
جنوب

افغانستان
ایران
بحیرہ عرب
سندھ
صوبہ سرحد
پنجاب

زاہدان
میرجاوا
نوکنڈی
یک مچ
دالبندین
پدگ روڈ
احمدوال
نوشکی
قلات
خاران
کوئٹہ
بوستان
پشین
چمن
قلعہ سیف اللہ
مسلم باغ
ژوب
کھوسٹ
ہرنائی
شاہرگ
سبی
ڈھاڈر
لورالائی
کوہلو
ڈیرہ بگٹی
ڈیرہ مراد جمالی
جیکب آباد
اوستہ محمد
ڈیرہ غازی خان کو
لاڑکانہ کو
خضدار
پنجگور
تربت
گوادر
پسنی
اورماڑہ
جیونی
سونمیانی
اُتھل
کراچی کو
بصرہ اور عدن کو

| | |
|---|---|
| سرحد بین الاقوامی | |
| حد صوبہ | |
| صدر مقام صوبہ | |
| صدر مقام کمشنری | |
| صدر مقام ضلع | |
| دوسرے مقامات | |
| ریلوے لائن چوڑی پٹڑی | |
| ریلوے لائن تنگ پٹڑی | |
| ہوائی راستے | |
| بحری راستے | |

## بلوچستان
## ذرائع آمدورفت (پکی و کچی سڑکیں)

پیمانہ : ایک سینٹی میٹر = 50 کلومیٹر

0 50 100 200 300 کلومیٹر

شمال
مشرق
مغرب
جنوب

افغانستان
ایران
بحیرہ عرب
سندھ
صوبہ سرحد
پنجاب

زاہدان
میرجاوا
نوکنڈی
یک مچ
دالبندین
چاغی
نوشکی
مستونگ
کوئٹہ
پشین
چمن
قلعہ عبداللہ
مسلم باغ
قلعہ سیف اللہ
مسافرپور
ژوب
زیارت
سنجاوی
ہندی بیجنز
لورالائی
دکی
کوہلو
بارکھان
سبی
ڈھاڈر
بھاگ
لہڑی
ڈیرہ بگٹی
سوئی
ڈیرہ مراد جمالی
جیکب آباد کو
اوستہ محمد
کشمور
ڈیرہ غازی خاں کو
قلات
سوراب
نورگاما
خاران
قلعہ لدگشت
خضدار
پنجگور
بیدی دت
تربت
بیلہ
اُتھل
سونمیانی
گوادر
پسنی
اورماڑہ
جیونی

| | |
|---|---|
| سرحد بین الاقوامی | |
| حد صوبہ | |
| صدر مقام صوبہ | |
| صدر مقام کمشنری | |
| صدر مقام ضلع | |
| دوسرے مقامات | |
| پکی سڑک | |
| کچی سڑک | |

آر۔سی۔ڈی شاہراہ کہتے ہیں۔ بعض مقامات پر یہ سڑک پہاڑوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ اِس سڑک سے کراچی سے کوئٹہ کا فاصلہ دوسرے تمام راستوں کی نسبت کم ہے۔

کوئٹہ سے تربت : کوئٹہ سے تربت جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ کوئٹہ، قلات سوراب اور پنجگور سے اور دوسرا راستہ سوراب، خضدار اور پنجگور سے ہوتا ہُوا تربت پہنچتا ہے۔

کوئٹہ سے چمن : یہ سڑک کوئٹہ سے کچلاک، قلعہ عبداللہ ہوتی ہُوئی چمن جاتی ہے۔ چمن پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر واقع ہے۔ اِس لیے یہ راستہ تجارتی اور فوجی اعتبار سے بہت اہم ہے۔

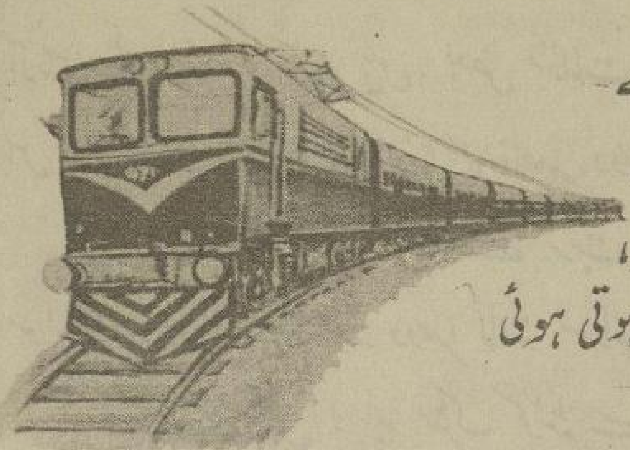
کوئٹہ سے ژوب : یہ سڑک کوئٹہ سے مُسلم باغ اور قلعہ سیف اللہ ہوتی ہُوئی ژوب تک جاتی ہے۔ جہاں سے یہ سڑک صُوبۂ سرحد کے قبائلی علاقوں میں جاتی ہے۔

کوئٹہ سے لورالائی: یہ سڑک زیارت سے ہوتی ہُوئی لورالائی جاتی ہے۔ پھر لورالائی سے رکھنی اور فورٹ منرو ہوتی ہُوئی ڈیرہ غازی خان چلی جاتی ہے۔ کوئٹہ سے لورالائی براستہ مُسلم باغ اور قلعہ سیف اللہ بھی پکّی سڑک ہے۔

سبّی سے کاہان : یہ سڑک مری علاقے میں ہے، جو میوند اور کوہلو کو سبّی سے ملاتی ہے۔

**ریلوے لائن** ریل گاڑی سفر اور سامان لانے لے جانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ پہاڑی علاقوں میں ریل کی پٹڑی بچھانا اور اس پر ریل گاڑی چلانا بہت مشکل کام ہے۔ صُوبۂ بلوچستان چونکہ پہاڑی علاقہ ہے اِس لیے یہاں ریلوے لائنیں بہت کم ہیں۔ صُوبہ بلوچستان میں مندرجہ ذیل ریلوے لائنیں ہیں:

کوئٹہ سے جیکب آباد : یہ ریلوے لائن کوئٹہ سے مچ، سبّی، ڈیرہ مراد جمالی اور ڈیرہ اللہ یار ہوتی ہُوئی جیکب آباد تک جاتی ہے۔ جیکب آباد سے مختلف لائنیں کراچی، لاہور اور پشاور تک جاتی ہیں۔ اس طرح یہ ریلوے لائن کوئٹہ کو کراچی، لاہور اور



پشاور سے ملاتی ہے۔ جیکب آباد سے ایک ریلوے لائن اوستہ محمدؐ ہوتی ہُوئی لاڑکانہ تک جاتی ہے۔

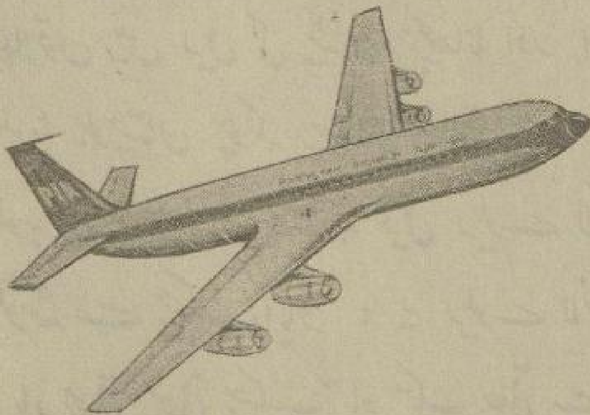
کوئٹہ سے زاہدان : یہ ریلوے لائن سپیزنڈ، مستونگ روڈ، نوشکی، دالبندین نوکنڈی اور میرجاوا ہوتی ہوئی زاہدان (ایران) چلی جاتی ہے۔

کوئٹہ سے ژوب : یہ ریلوے لائن کوئٹہ سے بوستان، مُسلم باغ، قلعہ سیف اللہ ہوتی ہُوئی ژوب تک جاتی ہے۔ بوستان سے ژوب تک تنگ پٹڑی کی ریلوے لائن ہے۔

کوئٹہ سے چمن : یہ ریلوے لائن کوئٹہ کو چمن سے ملاتی ہے۔ راستے میں شیلا باغ کے مقام پر ریل ایک لمبی سُرنگ سے گزرتی ہے۔ یہ سُرنگ "درّۂ خوجک" کے نیچے ہے اور قریبًا دو کلومیٹر لمبی ہے۔

سبّی سے کھوسٹ : یہ ریلوے لائن سبّی سے ہرنائی ہوتی ہُوئی کھوسٹ تک جاتی ہے۔

**ہوائی راستے** بلوچستان میں سفر کے لیے ہوائی راستے بھی ہیں۔ ان راستوں کے ذریعے صُوبۂ بلوچستان کو پاکستان کے اہم شہروں کے ساتھ مِلایا گیا ہے۔ صُوبے کا سب سے بڑا ہوائی اڈّا کوئٹہ میں بنایا گیا ہے جہاں ہر قسم کے جہاز آسانی سے اُتر سکتے ہیں۔ کوئٹہ سے براہِ راست کراچی، لاہور، راولپنڈی، ژوب، تربت، پنجگور، خضدار اور سبّی ہوائی جہاز کے ذریعے آ جا سکتے ہیں۔ ساحلی علاقوں پسنی اور گوادر کو کراچی سے مِلایا گیا ہے اب کراچی سے پسنی اور گوادر ہوائی جہاز سے آ جا سکتے ہیں۔



ہوائی جہاز کا سفر اب بہُت عام ہو رہا ہے، کیونکہ اس میں وقت بہت کم لگتا ہے۔ صُوبۂ بلوچستان کے ان دُور دراز

علاقوں میں جہاں ریل کی پٹڑیاں بچھانا مشکل ہے اور سڑکوں کا بھی انتظام اچھا نہیں، وہاں ہوائی اڈّے قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ ہوائی سفر کی سہولتیں سفر کی مشکلات کو کم کر سکیں۔ وہ دن دُور نہیں، جب صُوبے کے بہُت سے علاقے ہوائی جہاز کے ذریعے آپس میں ملا دیے جائیں گے۔

**بحری راستے** صُوبۂ بلوچستان میں بہت طویل ساحلی علاقہ ہے، جس پر سونمیانی، اورماڑہ، پسنی، گوادر اور جیونی کی بندرگاہیں ہیں۔ اِن بندرگاہوں سے کراچی اور خلیج کے علاقوں کے درمیان جہازرانی ہوتی ہے۔

## مشقی سوالات

1- صُوبۂ بلوچستان کی اہم سڑکیں کون کون سی ہیں؟

2- صُوبۂ بلوچستان کی ریلوے لائنوں کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

3- ہوائی جہاز کے ذریعے کوئٹہ سے براہِ راست کہاں کہاں جا سکتے ہیں؟

4- بلوچستان میں کون کون سی بندرگاہیں ہیں چار مشہور بندرگاہوں کو بلوچستان کے خاکے میں دکھایئے

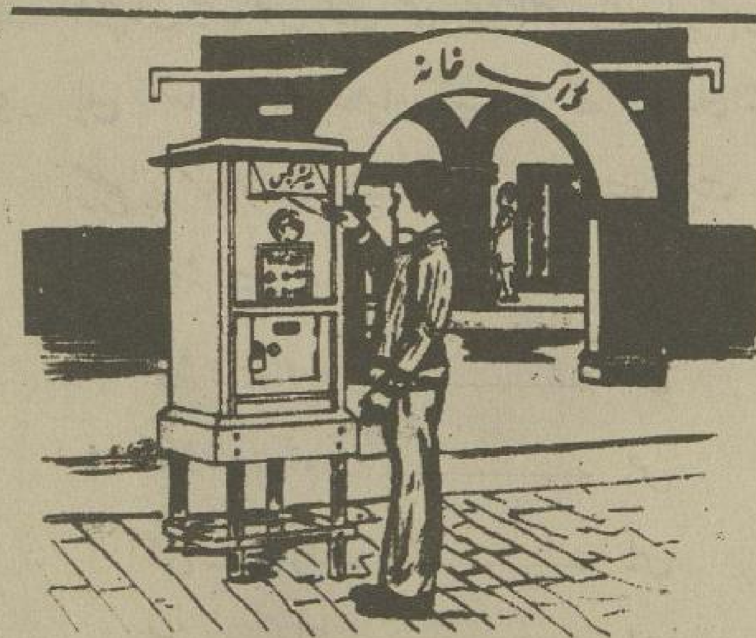
5- اِن مقامات کے درمیان آپ سفر کے کون کون سے ذریعے اختیار کر سکتے ہیں۔
صحیح پر ✓ نشان لگایئے۔ جیسے کوئٹہ سے تربت ـــــ بس ۔ ہوائی جہاز ۔ ریل

| | | | |
|---|---|---|---|
| کوئٹہ سے چمن ← | بس | ہوائی جہاز | ریل |
| کوئٹہ سے لورالائی ← | بس | ریل | ہوائی جہاز |
| کوئٹہ سے ژوب ← | بس | ریل | ہوائی جہاز |
| سبّی سے کھوسٹ ← | بس | ریل | ہوائی جہاز |
| پسنی سے کراچی ← | بس | بحری جہاز | ریل |
| کوئٹہ سے لاہور ← | بس | ریل | ہوائی جہاز |

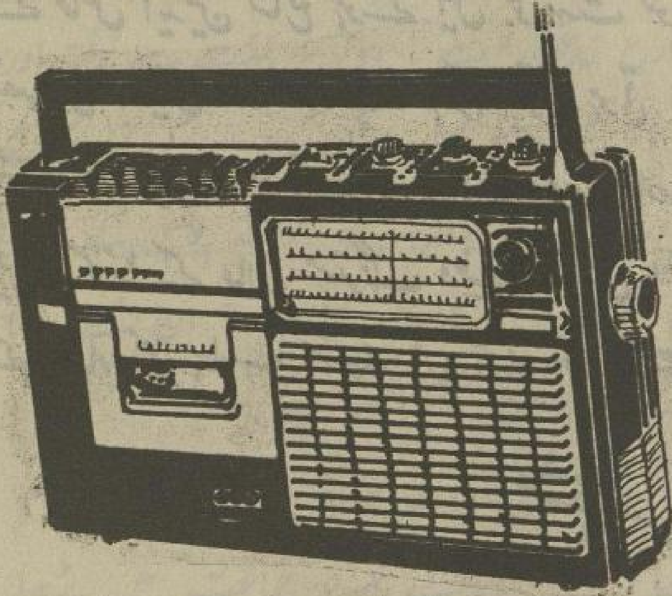
# ذرائع رسل و رسائل

ہم دوسرے لوگوں کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہماری یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ ہم اپنی باتیں اُن تک پہنچائیں۔ جو لوگ ہمارے قریب رہتے ہیں، اُن سے تو ہم باتیں کر کے یہ مقصد حاصل کر لیتے ہیں، لیکن جو لوگ دُور ہیں، اُن سے ہم اِس طرح باتیں نہیں کر سکتے۔ اِن تک اپنی باتیں پہنچانے اور اُن کی خبریں معلوم کرنے کے لیے ہم نے بہت سے ذریعے ایجاد کیے ہیں۔ ایک جگہ سے دُوسری جگہ تک خبر پہنچانے کے ذرائع کو "ذرائع رسل و رسائل" کہتے ہیں۔ ڈاک، تار، ٹیلی فون، ریڈیو ٹرانسِسٹر، ٹیلی وژن، ٹیلی پرنٹر، ٹیلی فیکس، کمپیوٹر، ہفت روزے، ماہنامے، روزنامے، رسائل اور اخبار وغیرہ مختلف ذرائع و رسائل ہیں۔

ڈاک کے ذریعے ہم دُوسروں کو خط بھیجتے ہیں، جن میں اپنی باتیں لِکھ دیتے ہیں اور جب اُن کا جواب آتا ہے تو اُن کے حالات ہمیں معلوم ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی خبر بہُت جلد پہنچانی ہو تو ہم تار بھیجتے ہیں۔ تار کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ بہُت جلد خبر پہنچائی جا سکتی ہے۔ ٹیلی فون کے ذریعے اپنے شہر اور دُوسرے شہر کے لوگوں سے باتیں کی جا سکتی ہیں۔ خبر بھیجنے کے یہ تمام ذریعے اَب بہُت عام ہو گئے ہیں۔ اِن کے علاوہ ریڈیو، ٹیلی وژن اور اخبار بھی رسل و رسائل کے اہم ذریعے ہیں۔



**ریڈیو** ریڈیو سے ہم اپنے مُلک کے علاوہ دُنیا کے اکثر ریڈیو سٹیشنوں سے نشر ہونے والے پروگرام، کہانیاں، نغمے، معلومات کی باتیں اور خبریں سُنتے ہیں۔ بلوچستان میں کوئٹہ، خضدار اور تربت میں ریڈیو سٹیشن قائم کیے گئے ہیں۔ اِن تینوں سٹیشنوں سے اُردو، پشتو، بلوچی اور براہوی میں پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ یہ تمام پروگرام صُوبے کے ہر حصّے میں بہُت شوق سے سُنے جاتے ہیں۔



**ٹیلی وژن** ریڈیو سے بھی زیادہ دِلچسپ چیز ٹیلی وژن ہے۔ ٹیلی وژن پر ہم خبریں، کہانیاں، مذہبی پروگرام، کھیل کُود، موسیقی اور دیگر معلوماتی پروگرام دیکھتے ہیں۔ ہم ٹیلی وِژن پر ان لوگوں کی تصویریں بھی دیکھتے ہیں جو یہ خبریں پڑھتے، گانے سُناتے اور کہانیاں پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ ٹیلی وژن کے پروگرام ابھی ہر مقام پر نہیں دیکھے جا سکتے لیکن جہاں کہیں دیکھے جا سکتے ہیں، لوگ بہُت شوق سے دیکھتے ہیں۔

بلوچستان میں ٹیلی وِژن سنٹر کوئٹہ میں اور دس بوسٹر مختلف علاقوں میں قائم ہیں، جہاں سے ہم اِس سنٹر کے علاوہ دوسرے سنٹروں کے پروگرام بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ٹیلی وِژن پر بیرونِ مُلک کے پروگرام بھی دکھائے جاتے ہیں۔

**اخبار** خبریں معلوم کرنے کا ایک اہم ذریعہ اخبار ہے۔ ہم اخبار کے ذریعے روزانہ صُبح مقامی، مُلکی و غیر مُلکی خبریں معلوم کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ اِن میں مختلف قسم کے مضامین، دِلچسپ کہانیاں اور کھیلوں کے مُتعلِق معلُومات بھی ہوتی ہیں۔ ہر

اخبار میں ہفتے میں ایک مرتبہ بچّوں کا صفحہ بھی شائع ہوتا ہے، جس میں بچّوں کی لکھی ہُوئی کہانیاں، مضامین اور نظمیں وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ عام طور پر جمعہ یا اتوار کو اخباروں کے خاص ایڈیشن شائع ہوتے ہیں جو بہت شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ اخباروں میں تصویریں، تصویری کہانیاں اور معلوماتِ عامّہ کی باتیں ہوتی ہیں، جنھیں بچے بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ اشتہارات اخباروں کا ایک ضروری حصّہ ہیں۔ ہمارے صُوبے میں کوئٹہ سے کئی اخبار شائع ہوتے ہیں۔ کوئٹہ کے علاوہ مستونگ وغیرہ سے بھی اخبار نکلتے ہیں۔ مُلک کے دُوسرے حِصّوں کے اخبار بھی ہمارے صُوبے میں آتے اور پڑھے جاتے ہیں۔

## مشقی سوالات

1۔ ذرائع رسل و رسائل سے کیا مُراد ہے؟

2۔ ذرائع رسل و رسائل کون کون سے ہیں؟

3۔ بہت جلد خبر پہنچانے کے لیے کیا ذریعہ اختیار کیا جاتا ہے؟

4۔ بلوچستان کے ریڈیو سٹیشنوں سے کِن کِن زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں؟

5۔ بلوچستان میں ٹیلی وژن سنٹر کس شہر میں ہے اور وہاں سے کِس کِس قسم کے پروگرام نشر ہوتے ہیں؟

6۔ صحیح جواب پر ✓ نشان لگائیے:

(ا) ریڈیو پر ہم خبریں ــــــ ہیں۔ پڑھتے، دیکھتے، سُنتے

(ب) بلوچستان میں ٹیلی وژن سنٹر ــــــ میں قائم ہے۔ تربت، خضدار، کوئٹہ

(ج) صوبہ بلوچستان میں ــــــ سے کئی اخبار شائع ہوتے ہیں۔ قلات، کوئٹہ، سبی

7۔ کیا آپ نے کبھی "بچّوں کا صفحہ" اخبار میں پڑھا ہے؟ بتائیے اس میں بچّوں کی دلچسپی کے لیے کیا کیا لکھا ہوتا ہے؟

باب : 5

# صُوبے کا اِنتظام

کوئٹہ شہر کی سب سے بڑی سڑک "شارع زرغون" ہے۔ اس پر بہُت سے دفتر اور بنگلے بنے ہُوئے ہیں۔ حمید اور رشید اپنے ابّا کے ساتھ اِس سڑک سے سیر کرتے ہُوئے گزرے تو انھوں نے ایک بڑی عمارت کے دروازے پر وردی پہنے ہُوئے پولیس کے سپاہی کھڑے دیکھے تو انھوں نے اپنے ابّا جان سے پُوچھا کہ یہ عمارت کیا ہے؟ اُن کے ابّا نے بتایا کہ یہ عمارت ہمارے صُوبے بلوچستان کے گورنر کی رہائش گاہ ہے۔

حمید نے پُوچھا کہ گورنر کون ہوتا ہے؟ اُن کے ابّا نے جواب دیا کہ وہ صُوبے کا سب سے بڑا افسر ہوتا ہے۔ رشید بول اُٹھا: "ہاں، میں نے تیسری جماعت میں پڑھا تھا کہ ضلعے کا اِنتظام ضلعے کا ڈپٹی کمشنر کرتا ہے، وہ ضلعے کا سب سے بڑا افسر ہوتا ہے۔" ابّا جان نے کہا: "ہاں، تُم نے ٹھیک کہا ہے، جس طرح ضلعے کا انتظام ڈپٹی کمشنر کرتا ہے، اسی طرح صُوبے کا انتظام گورنر کرتا ہے۔ گورنر اکیلا سارا انتظام نہیں کر سکتا اِس لیے اس کی مدد کے لیے بہُت سے افسر اور محکمے ہوتے ہیں۔ صُوبۂ بلوچستان بہت بڑا صُوبہ ہے اِس لیے اس کے اِنتظام کو بہتر طریقے سے چلانے کے لیے اسے ۱ چھ کمشنریوں (ڈویژنوں) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ صُوبے کا صدر مقام کوئٹہ ہے۔"

ابّا جان نے گھر پہنچ کر بلوچستان کا نقشہ دِکھاتے ہُوئے رشید سے کہا کہ نقشہ دیکھ کر بتاؤ کہ چھ کمشنریاں کون کون سی ہیں۔ رشید نے بتایا کہ کمشنری کوئٹہ، کمشنری قلات، کمشنری مکران، کمشنری سبّی، کمشنری نصیر آباد، کمشنری ژوب۔ پھر ابّا جان نے بتایا کہ کمشنری کی حدُود میں کئی ضلعے اور کئی تحصیلیں ہوتی ہیں۔

کمشنری کوئٹہ: اس کمشنری میں کوئٹہ، پشین اور چاغی کے ضلعے شامل ہیں۔ اس کمشنری کا صدر مقام "کوئٹہ" ہے۔

**کمشنری ژوب :** اس کمشنری میں ژوب، قلعہ سیف اللہ، موسیٰ خیل، بارکھان اور لورالائی کے ضلعے شامل ہیں۔ اس کمشنری کا صدر مقام "لورالائی" ہے۔

**کمشنری قلات :** اس میں قلات، مستونگ، خضدار، آواران، لسبیلہ اور خاران کے ضلعے شامل ہیں، اس کمشنری کا صدر مقام "خضدار" ہے۔

**کمشنری مکران :** اس میں کیچ ، گوادر اور پنجگور کے ضلعے شامل ہیں۔ اِس کمشنری کا صدر مقام "تربت" ہے۔

**کمشنری سبّی :** اس کمشنری میں سبّی، کوہلو، ڈیرہ بگٹی اور زیارت کے ضلعے شامل ہیں۔ اس کمشنری کا صدر مقام "سبّی" ہے۔

**کمشنری نصیر آباد :** اس کمشنری میں جعفر آباد، بولان، جھل مگسی اور نصیر آباد کے ضلعے شامل ہیں اس کمشنری کا صدر مقام "ڈیرہ مراد جمالی" ہے۔

ڈویژن یا کمشنری کا افسر اعلیٰ کمشنر کہلاتا ہے۔ کمشنر ضلعوں کے ڈپٹی کمشنروں کی مدد سے کمشنری کا انتظام چلاتا ہے۔ اور گورنر پُورے صُوبے کا انتظام ان کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کی مدد سے کرتا ہے۔ گورنر کی انتظامی مدد کے لیے اور بہُت سے محکمے بھی ہوتے ہیں، جیسے محکمۂ تعلیم، محکمۂ صحت، محکمۂ زراعت اور محکمۂ پولیس وغیرہ۔ ہر محکمے کا سربراہ ایک سیکرٹری ہوتا ہے جو محکمے کو چلانے کا ذمّے دار ہوتا ہے۔ سب محکموں کی دیکھ بھال کے لیے ایک چیف سیکرٹری ہوتا ہے جو صُوبے کا انتظام چلانے میں گورنر کی مدد کرتا ہے۔ یہ سب لوگ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ صُوبے کا اِنتظام قانُون کے مُطابق چلے، ہر محکمے میں زیادہ سے زیادہ ترقّی ہو اور علاقے کے لوگ بھی حکُومت اور ترقّی میں حصّہ لیں۔

رشید نے پُوچھا کہ لوگ حکُومت اور ترقّی میں کس طرح حصّہ لیتے ہیں۔ ابّا جان نے جواب دیا: "بیٹا، موجُودہ حکُومت نے ہر سطح پر لوکل کونسلوں کے انتخاب کرائے ہیں۔

اپنے اپنے حلقے میں حکومت کا ہاتھ بٹاتی ہے اور ترقیاتی کاموں کی نگرانی کرتی ہے۔ ہمارے صُوبے میں جو کونسلیں کام کر رہی ہیں، ان کی تعداد قریبًا 266 ہے۔

کونسل کے منتخب ممبر، کونسلر کہلاتے ہیں۔ کونسلر چونکہ لوگوں کے نمایندے ہوتے ہیں اور لوگ خُود اُنھیں مُنتخب کرتے ہیں اِس لیے وُہ لوگوں کی ضرُورت کو خُوب سمجھتے ہیں۔ امن و امان کی بات ہو یا ترقّیاتی کاموں کی، حکومت ہر کام میں اُن سے مشورہ لیتی ہے اور اپنے ترقیاتی پروگرام اس کے مُطابق بناتی ہے۔ کونسلوں کے ذریعے لوگوں میں ذمّے داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔"

حمید نے پُوچھا کہ ابّا جان! آپ کے دوست وکیل صاحب کالا کوٹ پہن کر کہاں جاتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ وکیل صاحب عدالت میں کام کرتے ہیں عدالت میں لوگوں کے مقدّمے پیش ہوتے ہیں۔ وکیل صاحب نے قانُون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ عدالت میں لوگوں کے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں۔ عدالت میں بہُت سے جج ہوتے ہیں جو قانُون کے مُطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ماتحت عدالتوں کے فیصلے اگر دونوں فریقوں میں سے کِسی کو منظور نہ ہوں تو وہ انصاف کے لیے اپنے مقدّمے ہائی کورٹ میں لے جا سکتے ہیں۔ صُوبے کی سب سے بڑی عدالت "ہائی کورٹ" کہلاتی ہے۔ ہائی کورٹ کے سب سے بڑے جج کو "چیف جسٹس" کہتے ہیں۔ ہائی کورٹ میں اہم قسم کے فوجداری اور دِیوانی مقدّمے بھی پیش ہوتے ہیں اور اُن کے فیصلے انصاف سے کیے جاتے ہیں۔

# مشقی سوالات

1- بلوچستان میں کتنی کمشنریاں ہیں ؟ ہر ایک کے ضلعوں اور صدر مقام کا نام بتائیے۔

2- گورنر کی انتظامی مدد کے لیے کون کون سے محکمے ہیں اور اُن کے سربراہ کیا کہلاتے ہیں ؟

3- لوکل کونسلیں کیا ہوتی ہیں ؟ بلوچستان میں لوکل کونسلوں کی تعداد کتنی ہے ؟

4- خالی جگہ پُر کیجیے :

(i) صُوبے کا اِنتظام ــــــ کرتا ہے۔

(ii) ضلعے کا اِنتظام ــــــ کرتا ہے۔

(iii) کسی بھی محکمے کا سربراہ ــــــ کہلاتا ہے۔

(iv) کونسل کے منتخب ممبر ــــــ کہلاتے ہیں۔

(v) صُوبۂ بلوچستان کا صدر مقام ــــــ ہے۔

---

باب : 6

# رفاہی اِدارے

## تعلیمی ادارے

حمید اور رشید کے ابّا جان نے اُن سے پُوچھا کہ وہ بڑے ہو کر کیا بننا پسند کریں گے؟ حمید نے جواب دیا کہ وہ ڈاکٹر بننا چاہتا ہے تاکہ لوگوں کی خدمت کر سکے۔ رشید نے کہا کہ وہ انجینئر بننا چاہتا ہے تاکہ وہ مُلک کے لیے اچھی عمارتیں، سڑکیں اور پُل وغیرہ تعمیر کرائے۔ بچوں کی باتیں سُن کر اُن کے ابّا بہُت ہی خُوش ہُوئے اور کہا کہ 1991ء تک ہمارے صُوبے میں 7562 سکول قائم ہُوئے۔ اِس کے علاوہ ہمارے صُوبے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا مناسب اِنتظام بھی ہے۔ صُوبے کے صدر مقام کوئٹہ میں ایک یونیورسٹی ہے۔ اِس میں اعلیٰ تعلیم کا اِنتظام ہے۔ حکومت نے مختلف علاقوں میں لائبریاں بھی قائم کر رکھّی ہیں جن میں کوئٹہ کی صُوبائی لائبریری قابلِ ذکر ہے۔ صُوبے میں بہُت سے کالج ہیں۔ کوئٹہ، سبّی، خضدار، بیلہ، مستونگ اور لورالائی میں لڑکیوں کے لیے بھی علیحدہ کالج ہیں۔ صُوبے میں طب، انجینئرنگ، قانون اور زراعت کی تعلیم کے لیے بھی کالج موجُود ہیں۔

صُوبے میں اعلیٰ فنّی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھی ادارے موجُود ہیں۔ فنّی تعلیم کے لیے صُوبے میں ایک پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ قائم ہے۔ جہاں طلبا کو بجلی، لکڑی اور لوہے کے کام میں فنّی تربیّت دی جاتی ہے اِسی طرح کی فنّی تعلیم کا اِنتظام چند سکولوں میں بھی ہے، جیسے کوئٹہ میں ٹیکنیکل سکول، سبّی اور مستونگ میں پائلٹ سکول وغیرہ۔ عورتوں اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے پیشہ ورانہ سکول کوئٹہ اور قلات میں ہیں۔ اِن سکولوں میں عورتوں اور لڑکیوں کے لیے گھریلو دستکاریوں کی تربیّت کا معقُول اِنتظام ہے۔

## بینک

حمید اور رشید نے سکول جاتے ہوئے راستے میں ایک خوب صورت اور صاف ستھری عمارت پر بینک لکھا ہوا دیکھا۔ سکول جا کر اپنے اُستاد صاحب سے معلوم کیا کہ بینک میں کیا کام ہوتا ہے۔ اُن کے اُستاد صاحب نے بتایا کہ بینک میں لوگ رُوپے امانت کے طور پر رکھتے ہیں اور جب ضرورت ہوتی ہے نکلوا لیتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کی بچائی ہوئی رقم محفوظ رہتی ہے اور چوری کا خطرہ نہیں رہتا۔ ماسٹر صاحب نے بتایا کہ بینک بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کچھ بینک لوگوں کو کاروبار کرنے اور گھریلو صنعتیں قائم کے لیے روپیہ قرض دیتے ہیں اور کچھ بینک زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لیے زمینداروں کو قرضے دیتے ہیں تاکہ زمیندار کھاد، بیج اور ٹریکٹر خرید کر زیادہ فصلیں پیدا کریں۔ اِن بینکوں سے لی گئی قرض کی رقم لوگ آسان قسطوں میں ادا کر دیتے ہیں۔ اگر تھوڑا قرض لینا ہو تو وہ صوبے کی انجمن امدادِ باہمی (کوآپریٹو سوسائٹی) سے لے سکتے ہیں۔

## انجمن ہلالِ احمر

حمید اور رشید کی بڑی بہن گرل گائیڈ ہے۔ اُس نے اُنھیں ٹکٹوں کا ایک بنڈل دیا اور کہا کہ یہ تپ دق کے مریضوں کی امداد کے لیے ہیں، وہ اپنے دوستوں میں فروخت کر دیں۔ حمید نے ٹکٹ لے کر دیکھے تو اِن پر سُرخ چاند کا نشان بنا ہُوا تھا۔ اُس نے پُوچھا کہ یہ نشان کیوں بنا ہے؟ اُس کی بہن نے جواب دیا کہ یہ ٹکٹ "انجمن ہلالِ احمر" نے بھیجے ہیں۔ یہ اسی انجمن کا نشان ہے۔ اِس انجمن کا کام اِنسانیت کی خدمت یعنی غریبوں، بیماروں اور مُصیبت زدہ لوگوں کی خدمت اور مدد کرنا ہے۔ اِس کی ایک شاخ کوئٹہ میں ہے۔ بھارت کے ساتھ تینوں جنگوں میں اِس انجمن نے بہُت کام کیا تھا۔ فوجی بھائیوں کے لیے تحفے جمع کیے، اُن کے لیے کپڑے اکٹھے کیے اور سویٹر بُنوا کر جنگی قیدیوں کو پہنچائے۔ جنگ کی وجہ سے بے گھر ہونے والوں کی مدد کی۔ اُن کے لیے ضروری سامان جمع کیا اور اُنھیں بھیجا۔

یہ انجمن سیلاب اور زلزلے سے متاثر لوگوں کی مدد کے لیے چندہ جمع کرنے کا کام بھی کرتی ہے۔ تپ دق کے مریضوں کے لیے ٹکٹ فروخت کرتی اور مریضوں کی امداد کرتی ہے۔ ہمارے صوبے میں یہ انجمن انسانیت کی مدد کرکے اپنے فرائض بہت اچھی طرح انجام دے رہی ہے۔

## سوشل سیکیورٹی سکیم

حمید اور رشید کے پڑوس میں ایک مزدور رہتا ہے جو کسی کارخانے میں کام کرتا ہے۔ اچانک وہ بیمار ہوگیا۔ اُسے دیکھنے کے لیے ڈاکٹر کئی مرتبہ اُس کے گھر آیا۔ حمید نے سوچا کہ بے چارہ غریب آدمی ہے، اُس نے کس طرح یہ خرچ برداشت کیا ہوگا۔ اُس نے یہ بات اپنے ابّا سے پُوچھی۔ اُنھوں نے بتایا کہ اُس کا علاج حکومت کی "سوشل سیکیورٹی سکیم" کے تحت ہو رہا ہے۔ علاج پر اُس کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوگا۔

سوشل سیکیورٹی سکیم کے تحت کارخانوں کے مالکوں یا مزدوروں سے کام لینے والے لوگوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کارخانوں کی آمدنی سے مزدوروں کی تعداد کے مطابق رقم سوشل سیکیورٹی سکیم میں جمع کرائیں۔ کچھ معمُولی سی رقم مزدوروں کو بھی جمع کرانا پڑتی ہے۔ اِس طرح جمع شدہ رقم میں سے مزدوروں کی بھلائی کے لیے رقم خرچ کی جاتی ہے۔ بیماروں کا علاج مفت کیا جاتا ہے اور بیماری کے دِنوں کی چھٹی کی اُجرت بھی نہیں کاٹی جاتی۔

## محکمہ اوقاف

رشید اور حمید جُمعہ کی نماز کے لیے اپنے محلّے کی بڑی مسجد میں گئے۔ مسجد میں ایک طرف مرمّت ہو رہی تھی۔ اُنھوں نے گھر واپس آتے ہُوئے اپنے ابّا سے پُوچھا کہ مسجد کی مرمّت کون کرا رہا ہے؟ اُن کے ابّا نے جواب دیا کہ بعض مسجدوں کی مرمّت اور تعمیر کا کام "محکمہ اوقاف" کراتا ہے۔ اِس مسجد کی مرمّت بھی وہی محکمہ کرا رہا ہے۔ "اوقاف" ایک ایسا محکمہ ہے، جس کا کام مذہب کے نام پر وقف

کی ہُوئی جائیداد کا اِنتظام کرنا ہے۔ اِس کے عِلاوہ یہ محکمہ عبادت گاہوں، خانقاہوں، مزاروں اور اُن کے نام پر وقف کی ہُوئی جائیدادوں کی دیکھ بھال بھی کرتا ہے۔ مسجِد کے اِماموں کی تربیت اور تقرری بھی اِسی محکمے کا کام ہے۔ یہ محکمہ بعض تعلیمی ادارے اور مدرسے بھی چلاتا ہے۔ کچھ ہسپتال بھی اِس کے تحت چلتے ہیں۔ یہ محکمہ غریب لڑکیوں کی شادی کے لیے جہیز وغیرہ کا بھی اِنتظام کرتا ہے۔

## اَپوا

رشید اور حمید کی والدہ "اپوا" کی ممبر ہیں۔ وہ اُس کے اجلاس میں باقاعدگی سے شرکت کرتی ہیں اور اس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتی ہیں۔ ایک دِن رشید نے اُن سے کہا کہ وہ اُسے اپوا کے بارے میں کچھ بتائیں۔ اُس کی امّی نے بتایا کہ یہ پاکِستان کی خواتین کی انجمن ہے جو پاکِستان کی عورتوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے کام کرتی ہے۔ اِس کی شاخیں چاروں صُوبوں میں ہیں۔ صُوبۂ بلوچستان میں اِس کی شاخ کوئٹہ میں قائم ہے۔ یہ صُوبے میں بہُت مفید کام کر رہی ہے۔ بلوچستان میں اِس انجمن کی نگرانی میں بہُت سے ادارے کھولے گئے ہیں، جہاں عورتوں کو تعلیم کے عِلاوہ امورِ خانہ داری، دستکاری اور دُوسرے کارآمد ہُنر سِکھائے جاتے ہیں۔

## انجمن امدادِ باہمی (کوآپریٹو سوسائٹی)

امدادِ باہمی کی انجمنوں میں لوگ مِل جُل کر اپنے مسائل حل کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔ ہر ممبر اپنی بچائی ہوئی رقم میں سے کچھ روپیہ انجمن میں اپنے حصّے کے طور پر جمع کرتا ہے۔ ضرُورت پڑنے پر ہر ممبر اس رقم میں سے قرضہ لے سکتا ہے۔ کسانوں کی ایسی انجمنیں اپنے ممبروں کو بہُت کم منافع پر زرعی قرضے دیتی ہیں۔ اِن انجمنوں کی نگرانی میں کوآپریٹو سٹورز بھی چلائے جاتے ہیں جہاں کھانے پینے اور ضرُورت کی دیگر چیزیں بازار سے کم قیمت پر مِلتی ہیں۔

## تپ دق کی انجمن

تپ دق ایک مہلک اور موذی مرض ہے۔ تپ دق کے مریضوں کے عِلاج کے لیے عالمی سطح پر انجمنِ تپ دق قائم ہے۔

پاکستان میں اِس انجمن کی شاخیں ہر جگہ ہیں۔ یہ انجمن تپ دق کے غریب مریضوں کو دوائیں، لباس اور خوراک مہیا کرتی ہے۔ اِس انجمن کا کام دُکھی اِنسانیت کی خِدمت ہے۔

**محکمہ سماجی بہبُود** یہ محکمہ 1952ء میں قائم ہُوا۔ یہ نادار لوگوں کی بھلائی، کھیلوں اور بالغوں کی تعلیم وغیرہ کا اِنتظام کرتا ہے۔ غریب بچّوں کو مُفت تعلیم دلاتا ہے۔ لڑکیوں کے لیے سلائی کڑھائی کے ادارے قائم کرتا ہے۔

**ایدھی ٹرسٹ** یہ ایک رفاہی ادارہ ہے جس کے سَربراہ عبدالستار ایدھی ہیں۔ یہ لوگوں کی بھلائی کے بہت سے کام بغیر معاوضے کے کرتے ہیں۔ یہ لاوارث مُردوں کو قبر تک پہنچانا، ہنگامی صُورتِ حال میں موقع پر پہنچ کر لوگوں کی مدد کرنا اور حادثات سے لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانا وغیرہ رفاہی کام کرتے ہیں۔ اِس ٹرسٹ نے کراچی سے کام کرنا شروع کیا اور اَب پُورے مُلک میں اِس کی شاخیں پھیلی ہُوئی ہیں۔

**انجمنِ اِسلامیہ** یہ ایک رفاہی اِدارہ ہے جو قیامِ پاکستان سے پہلے سے قائم ہے۔ اِس کے تحت مختلف تعلیمی ادارے اور یتیم خانے چل رہے ہیں۔ اِس انجمن کے زیرِ سایہ چلنے والے سکوُل اور کالج معیاری ہیں۔ یہ انجمن عوام کی فلاح و بہبُود کے لیے اپنے فرائض بہت اچھّی طرح اَنجام دے رہی ہے۔

## مشقی سوالات

1 ۔ "انجمن ہلالِ احمر" کس طرح انسانیت کی خِدمت کرتی ہے؟

2 ۔ سوشل سیکیورٹی سکیم سے کیا مُراد ہے؟

3 ۔ بینکوں کے کیا فائدے ہیں؟

4 ۔ محکمہ اوقاف کیا کام کرتا ہے؟

5 ۔ بلوچستان میں کون کون سی تعلیم حاصل کرنے کے لیے کالج موجُود ہیں؟

6 ۔ صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیے :

(i) بلوچستان یونیورسٹی صوبے کے صدر مقام کوئٹہ میں واقع ہے۔

(ii) سوشل سیکیورٹی سکیم مزدوروں کی قائم کردہ ہے۔

(iii) اَپوا بلوچستان کی خواتین کی اَنجمن ہے۔

(iv) محکمۂ اوقاف لوگوں کو قرضے دیتا ہے۔

(v) انجمن امدادِ باہمی لوگوں کا مُفت عِلاج کراتی ہے۔

باب 7:

# صُوبے کے مسائل

خُدا نے ہمارے صُوبے کو بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں۔ معدنیات کے خزانے ہیں، گیس کے ذخیرے ہیں، پھل اور اناج وغیرہ بھی ہیں، جن سے ہماری اکثر ضرُوریات پوری ہو جاتی ہیں، لیکن پھر بھی ہماری کچھ مشکلات ہیں۔ اگر ان پر قابُو پا لیا جائے تو صُوبے کے عوام کافی حد تک خوش حال ہو سکتے ہیں۔

**آب پاشی کے لیے پانی کی کمی**

صُوبۂ بلوچستان میں بارش بہُت کم ہوتی ہے۔ صُوبے میں ایسا کوئی دریا بھی نہیں، جو سارا سال بہتا ہو۔ جہاں کہیں دریاؤں میں تھوڑا بہُت پانی ہے وہ آسانی سے استعمال نہیں ہو سکتا، کیونکہ دریاؤں کے کنارے بہُت اُونچے ہیں، اِس لیے ان کا پانی زمینوں کو سیراب کرنے کے کام میں نہیں لایا جا سکتا۔ دریائے لوہڑہ پشین سے "ملے زئی" کے مقام پر مشین کے ذریعے پانی کو اُوپر لا کر زمینوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔ حکومت اس طرف توجّہ دے رہی ہے۔ آب پاشی کے لیے ٹیُوب ویل لگائے جا رہے ہیں۔ بند بنا کر اور بارش کا پانی جمع کر کے زمینوں کو سیراب کیا جا رہا ہے۔

**بجلی کی کمی**

ہمارے صُوبہ بلوچستان میں بجلی کی بھی کمی ہے۔ کوئٹہ کے علاوہ اکثر بڑے بڑے شہروں میں جنریٹر لگائے گئے ہیں۔ بجلی کی موجُودہ مقدار سے صرف گھریلو ضرورتیں پُوری ہو سکتی ہیں۔ اس کمی کو پُورا کرنے کے لیے گدّو تھرمل پاور سٹیشن سے بجلی کی ایک لائن کوئٹہ، خانوزئی، مُسلم باغ، قلعہ سیف اللہ اور لورالائی تک اور قلعہ سیف اللہ سے ژوب تک پہنچائی گئی ہے۔ دوسری لائن کوئٹہ سے مستونگ، قلات اور خضدار تک لے جائی گئی ہے۔

**ذرائع آمدورفت کی کمی** صُوبۂ بلوچستان میں ذرائع آمدورفت بہُت کم ہیں۔ اکثر علاقوں میں سفر کرنا بہُت مشکل ہوتا ہے۔ بہت سے علاقوں میں پکّی سڑکیں ہی نہیں ہیں۔ کچھ علاقوں کے سِوا ریلوے لائن کی سہولت بھی نہیں ہے۔

صُوبے کو دوسرے علاقوں سے ہوائی راستے کے ذریعے ملانے کی کوشش کی گئی ہے، لیکن ہر جگہ ہَوائی جہاز روزانہ نہیں جاتا۔ پرَوازوں کی تعداد کم ہے۔ اِس کے عِلاوہ سردی کے زمانے میں موسم خراب ہونے کے باعث یہ فضائی رابطہ بھی کئی کئی دِن کٹا رہتا ہے۔ ذرائع آمدورفت کی کمی کی وجہ سے صُوبے کو نت نئی دِقّتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مثلاً ایسے علاقوں میں جہاں آمدورفت کی مشکلات ہیں، ضرُورت کی چیزیں نہیں مِلتیں اور اشیائے ضرُورت کو اُن علاقوں تک پہنچانے میں وقت بھی زیادہ لگتا ہے اور پیسہ بھی۔ اس وجہ سے ہم صُوبے کے وسائل سے پُوری طرح فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

حکُومت اِس مسئلے کی طرف خاص توجّہ دے رہی ہے۔ ہر سال پکّی سڑکیں بنائی جا رہی ہیں۔ مُختلِف علاقوں میں پُل وغیرہ تعمیر کرکے فاصلوں کو کم کیا جا رہا ہے۔ دُور دراز کے علاقوں کو ہَوائی جہاز کے ذریعے ایک دُوسرے سے مِلانے کی کوشِش کی جا رہی ہے۔

**ناخواندگی** ہمارے صُوبے کا ایک اہم مسئلہ ناخواندگی ہے۔ صُوبے میں اَن پڑھ لوگوں کی تعداد بہُت زیادہ ہے، اس لیے وہ لوگ صُوبے کی ترقّی میں حصّہ نہیں لے سکتے۔ صُوبے کی ترقّی کے لیے تعلیم کو عام کرنے کی ضرُورت ہے۔ حکُومت اس سِلسلے میں بہُت کچھ کر رہی ہے۔ بچّوں کے ساتھ ساتھ بڑی عُمر کے لوگوں کو پڑھانے کا اِنتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ مسجدوں میں سکول کھولے گئے ہیں۔ ہر پڑھے لِکھے شخص کو توجّہ دلائی گئی ہے کہ وہ کم از کم ایک اَن پڑھ شخص

کو پڑھائے۔ اگر سب خواندہ لوگ حکومت کا ہاتھ بٹائیں تو یہ مسئلہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔

**بے روزگاری** صُوبۂ بلوچستان میں کارخانوں کی تعداد کم ہے، اس لیے اکثر لوگوں کو روزگار مہیا نہیں ہوتا۔ بے روزگاری کا مسئلہ عام ہے۔ اِس لیے اِس مسئلے کو حل کرنے کی فوری ضرُورت ہے۔ اب صُوبے میں کارخانے لگائے جا رہے ہیں اور دوسرے ذرائع بھی اِختیار کیے جا رہے ہیں تاکہ بے روزگاری جیسا مسئلہ حل ہو جائے۔

**صحت کے مسائل** صحت کے لیے متوازن غذا کی ضرُورت ہوتی ہے۔غیر متوازن غذا اِنسان کو بیمار اور کمزور کر دیتی ہے۔ اس لیے وہ ذہنی اور جسمانی مشقت زیادہ نہیں کر سکتا۔

ہمارے صُوبے میں خوراک کی کمی نہیں ہے، لیکن اَن پڑھ ہونے کی وجہ سے لوگ غذا کو متوازن بنانا نہیں جانتے۔ اُن کے خیال میں دُودھ، مکھن، انڈا اور گوشت جیسی چیزیں ہی صحت کے لیے مُفید ہیں اِس لیے وہ ان چیزوں کا زیادہ اِستعمال کرتے ہیں اور دال، سبزی وغیرہ کا اِستعمال کم کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالےٰ نے اِن چیزوں میں بھی بہت غذائیت رکھی ہے۔ متوازن غذا وہی ہوتی ہے، جس میں گوشت، سبزیاں اور دالیں سب کچھ شامل ہوں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ضرُوری ہے کہ لوگوں کو متوازن غذا اور اِس کے فائدے بتائے جائیں۔ صحت اور تعلیم کے محکمے کسی حد تک یہ کام کر رہے ہیں مگر اور زیادہ کام کرنے کی ضرُورت ہے تاکہ اس مسئلے کو پُوری طرح حل کیا جا سکے۔

ہماری حکومت بھرپُور کوشش کر رہی ہے کہ صُوبۂ بلوچستان کا شمار مُلک کے ترقی یافتہ علاقوں میں ہونے لگے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اِن مسائل پر قابو پانے

کے لیے خاص رقم رکھی جاتی ہے اور ترقیاتی منصوبے شروع کیے جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ اِن منصوبوں کے مکمل ہونے کے بعد صوبۂ بلوچستان کے عوام خُوش حال ہو جائیں گے۔

**ماحول کی آلودگی (صحت اور صفائی)** ہمارے شہر ہوں یا دیہات ہر طرف گندگی بکھری نظر آتی ہے۔ ہم اِس طرف توجہ نہیں دیتے۔ کوڑا کرکٹ اور فالتو چیزوں کو اِدھر اُدھر گلیوں اور سڑکوں پر پھینک دیتے ہیں۔ نالیوں کی صفائی نہ ہونے یا گندے پانی کے نکاس کا مناسب نظام نہ ہونے کی وجہ سے گندہ پانی، صحنوں، گلیوں، سڑکوں اور گڑھوں میں کھڑا رہتا ہے۔ گندگی اور پانی میں مکھی، مچھر اور جراثیم پرورش پاتے ہیں اِس لیے ملیریا، ہیضہ اور پیچس وغیرہ جیسی بیماریاں عام ہیں۔ پینے کا پانی بھی مختلف کثافتوں کے شامل ہو جانے کی وجہ سے صحت کے لیے مُضر ہو جاتا ہے۔ گرد و غبار اور مکھیوں کی وجہ سے کھانے پینے کی چیزیں آلُودہ ہو جاتی ہیں۔ شہری علاقوں میں زیادہ آبادی، گاڑیوں کی آمد و رفت، ٹوٹی پھُوٹی سڑکوں اور کارخانوں کی وجہ سے ہر طرف دھویں اور گرد و غبار کے بادل دکھائی دیتے ہیں۔ ماحول کی یہ آلُودگی ہماری صحت کو خراب کر دیتی ہے۔ علاج معالجے کی سہُولتیں ناکافی ہیں۔ ہسپتال بہُت کم ہیں۔ ڈاکٹروں کی تعداد بھی ہماری آبادی کی ضرُورتوں سے کم ہے۔ ہمارے لیے لازمی ہے کہ ہم اپنے ماحول کی آلودگی کو کم کریں۔ گندگی نہ پھیلائیں، یہ بُری عادت ہے۔ صفائی کا دھیان رکھّیں اور اپنی صحت کو برقرار رکھّیں۔

**ایندھن کی کمی** ہمارے صُوبے میں جنگلات، پانی، بجلی، معدنیات اور دُوسرے وسائل کی کمی ہے وسائل کو بڑھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں مگر ابھی ہماری ضرُوریات کے لیے ناکافی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم اِن نعمتوں کا جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں دی ہیں، ہوش مندی سے اِستعمال بھی نہیں کر رہے۔ اِن کو نہ صرف بے دریغ خرچ کرتے ہیں بلکہ ضائع بھی کرتے ہیں۔ پانی کا نل کھول دیا ہے تو پھر کھُلا ہی رہتا ہے۔

بجلی کے بلب ، پنکھے اور ہیٹر بلا ضرورت آن رہتے ہیں اور وہ بجلی جس سے ہمارے کارخانے اور ٹیوب ویل چلنے چاہئیں ضائع کر دیتے ہیں۔ تیل اور گیس کے چولھے غیر ضروری طور پر جلتے رہتے ہیں۔ موٹر کاریں بے مقصد اِدھر اُدھر بھگاتے رہتے ہیں اور یُوں پٹرول جلاتے ہیں۔ یہ عقلمندی نہیں۔ یہ باتیں ہمیں زیب نہیں دیتیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے، کھاؤ پیو، مگر اسراف نہ کرو"

یعنی ضرورت کے بغیر اور ضرورت سے زیادہ چیزیں خرچ نہ کرو۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اِن خدائی تحفوں کو محفوظ کریں۔ اِن کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ یہ کل ہمارے کام آئیں گے۔

## مشقی سوالات

1 ۔ صوبۂ بلوچستان کے مسائل مختصر طور پر بیان کیجیے۔

2 ۔ ذرائعِ آمد و رفت کی کمی کے باعث کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

3 ۔ صوبۂ بلوچستان میں آب پاشی کے لیے پانی کی کمی کو کس طرح دُور کیا جا رہا ہے؟

4 ۔ ناخواندگی کو دُور کرنے کے لیے کیا تدابیر اختیار کی گئی ہیں؟

5 ۔ ماحول میں آلودگی کس طرح پیدا ہوتی ہے؟

6 ۔ خالی جگہ پُر کیجیے۔

(i) ______ کی کمی پورا کرنے کے لیے بڑے بڑے شہروں میں جنریٹر لگائے گئے ہیں۔

(ii) ______ تھرمل پاور سٹیشن سے بجلی کی ایک لائن کوئٹہ ، مسلم باغ اور لورالائی تک

(iii) پہنچائی گئی ہے۔

(iv) متوازن غذا وہی ہوتی ہے جس میں گوشت ______ اور ______ سب کچھ شامل ہو۔

(v) ______ کا مسئلہ دور کرنے کے لیے صوبے میں کارخانے لگائے گئے ہیں۔

باب : 8

# حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم 571ء میں عرب کے مشہور شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کا سلسلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپؐ کا قبیلہ "قریش" کہلاتا تھا۔ اُن دنوں قبیلۂ قریش کو مکہ مکرمہ کی سرداری حاصل تھی۔ سارے عرب والے اس قبیلے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپؐ کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔

**پرورش :** عرب میں اس وقت دستور تھا کہ شہر کے شریف گھرانوں کے بچے کھلی فضا میں پرورش پانے کی خاطر دیہات میں بھیج دیے جاتے تھے تاکہ وہاں اُن کی صحت اچھی رہے۔ آپؐ کی پرورش کی یہ خدمت ایک نیک دل خاتون حضرت بی بی حلیمہ کے سپرد ہوئی۔ چار سال تک بی بی حلیمہ نے آپؐ کی پرورش کی۔ وہ آپؐ سے بہت پیار کرتی تھیں۔ آپؐ کی برکت سے بی بی حلیمہ کا تمام کنبہ خوش حال ہو گیا۔

چار سال کے بعد آپؐ اپنی والدہ حضرت آمنہ کے پاس آ گئے۔ ابھی آپؐ کی عمر چھ سال کی تھی کہ آپؐ کی والدہ وفات پا گئیں۔ والدہ کی وفات کے بعد آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپؐ کی پرورش کی۔ لیکن دو سال بعد وہ بھی وفات پا گئے۔ پھر آپؐ کی پرورش آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب نے کی۔ وہ آپؐ سے بہت پیار کرتے تھے۔ جب آپؐ کی عمر پندرہ برس ہوئی تو آپؐ اپنے چچا کے ساتھ تجارتی سامان لے کر جانے لگے۔ آپؐ کی دیانت داری کی وجہ سے تجارت میں بہت فائدہ ہوا اور آپؐ کی شہرت ہر جگہ پھیل گئی۔

**سیرت :** حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شروع ہی سے اچھی عادتوں کے مالک

تھے۔ لڑکپن میں بھی آپؐ عام بچّوں کی طرح گلی کوچوں میں کھیلنا پسند نہ فرماتے تھے اِس زمانے کی عرب قوم میں بہت سی بُرائیاں تھیں۔ وہ بُتوں کو پُوجتے اور ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ آپؐ کو اُن کی بُری باتوں سے شروع ہی سے نفرت تھی۔ آپؐ اکثر سوچتے رہتے کہ اِن بُرائیوں کو کس طرح ختم کیا جائے۔ آپؐ بچّوں پر شفقت فرماتے اور غریبوں کی دیکھ بھال کرتے۔ آپؐ کی نیکی، امانت داری اور سچائی کی وجہ سے لوگ آپؐ کو "صادق" اور "امین" کہتے اور آپؐ کی بہت عزّت کرتے تھے۔ آپؐ اکثر شہر سے دُور "غارِ حرا" میں چلے جاتے اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے تھے۔

**نبوّت**: ایک دِن آپؐ غارِ حرا میں عبادت کر رہے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتہ جبرئیلؑ آپؐ کے پاس بھیجا۔ اِس فرشتے نے آپؐ سے عرض کی کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو "نبی" بنایا ہے تاکہ آپؐ لوگوں کو بھلائی اور سچائی کا راستہ دِکھائیں۔ اُس وقت آپؐ کی عُمر چالیس سال تھی۔

**تبلیغ**: آپؐ نے مکّہ مکرّمہ کے لوگوں کو بتایا کہ اللہ ایک ہے، صرف اُسی کی عبادت کرو، بُتوں کو نہ پُوجو، کیونکہ یہ کِسی کو فائدہ یا نُقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اچھے کام کرو، بُرے کاموں سے بچو اور آپس میں پیار محبّت سے رہو۔

سب سے پہلے عورتوں میں آپؐ کی بیوی حضرت خدیجہؓ، مَردوں میں حضرت اُبوبکر صدّیقؓ، حضرت زیدؓ اور بچّوں میں حضرت علیؓ نے اِسلام قبول کیا۔

**مخالفت**: عرب میں اُس وقت جہالت کا دَور دَورہ تھا۔ بتّوں کی پُوجا عام تھی۔ جب آپؐ نے تبلیغ شرُوع کی تو بتوں کو پُوجنے والے آپؐ کے خلاف ہو گئے اور انھوں نے آپؐ کو تنگ کرنا شرُوع کر دیا۔ جو لوگ مُسلمان ہو جاتے، اُنھیں طرح طرح کی تکلیفیں پُہنچاتے، لیکن مُسلمان یہ تمام تکلیفیں برداشت کرتے رہے اور

اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے رہے۔

**ہجرت** : جب مکّے والوں کی دُشمنی حد سے بڑھ گئی تو حضرت محمدّ مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم اور اُن کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حُکم سے مکّہ مکرّمہ چھوڑ کر مدینہ مُنوّرہ چلے گئے۔ اس واقعہ کو "ہجرتِ مدینہ" کہتے ہیں۔ اسی واقعہ سے اِسلامی "سنہ ہجری" کا آغاز ہوتا ہے۔

**فتح مکّہ** : مکّے کے لوگوں نے آپؐ کے ساتھیوں کو مدینہ منوّرہ میں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا، جس کے نتیجے میں بہت سی لڑائیاں ہُوئیں۔ آخرکار "حُدَیبیہ" کے مقام پر کفّار مکّہ اور مُسلمانوں کے درمیان امن کا ایک مُعاہدہ ہو گیا جسے "صُلح حُدَیبیہ" کہتے ہیں۔ لیکن مکّے کے کافروں نے اِس معاہدے کی بھی خلاف ورزی کی۔ اس بدعہدی کی وجہ سے آپؐ صحابہؓ کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ مکّہ مکرّمہ پہنچے۔ مکّے والے خوف زدہ ہوگئے۔ اُنھوں نے لڑائی کیے بغیر ہتھیار ڈال دیے۔ آپؐ نے مکّے والوں کو معاف کر دیا۔ مکّے والے سچّے دِل سے مسلمان ہو گئے اور آپس میں بھائیوں کی طرح رہنا شرُوع کر دیا۔

**حجّۃُ الوَداع** : 10 ہجری میں جب آپؐ ترسیٹھویں سال میں تھے تو آپؐ مدینہ مُنوّرہ سے مکّہ مکرّمہ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ اس مرتبہ مُسلمانوں کی بہُت بڑی تعداد حج میں شریک ہُوئی۔ آپؐ نے فرمایا، "سب کا خُدا ایک ہے۔ کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی برتری نہیں اور نہ عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے۔ بلکہ اللہ کے نزدیک اچھّا آدمی وہ ہے جو اچھّے کام کرے اور برائیوں سے بچے۔"

**وصال** : اِس حج کے بعد آپؐ مدینہ منوّرہ واپس تشریف لائے۔ کچھُ عرصے کے بعد آپؐ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور اِسی بیماری میں 12 ربیع الاوّل 11 ہجری کو

ترلیٹھ سال کی عُمر میں آپؐ اپنے معبُودِ حقیقی سے جا ملے۔

آنحضرت صَلیَّ اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلّم اللہ تعالےٰ کے آخری رسُول ہیں۔ آپؐ کو تمام دُنیا کے اِنسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا اور سب کے لیے رحمت بنایا گیاہے اور اِسی لیے آپ کو رَحمۃٌ لِلعَالَمِین کہا گیا ہے۔ یہ خصُوصیّت کِسی اور نبی کو حاصل نہیں ہُوئی۔ آپؐ کے ارشاد کے مُطابق ہمارا فرض ہے کہ ہم دُنیا کے تمام لوگوں کو اِسلام کا پیغام پہنچائیں اور حضُورؐ کی بتائی ہُوئی باتوں پر عمل کر کے اِسلام کا نام روشن کریں۔

## مشقی سوالات

1- حضرت مُحمّد صَلی اللہ علیہ وآلِہٖ وسلّم کب اور کہاں پیدا ہُوئے اور آپؐ کی پرورش کِس کِس نے کی ؟

2- فتح مکّہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟

3- مُختصر جواب دیجیے :

(i) لوگ آپؐ کو "صادق" اور "امین" کیوں کہتے تھے ؟

(ii) آپؐ نبوّت سے پہلے کہاں عبادت کرتے تھے ؟

(iii) حضرت جبرئیلؑ نے آپؐ کو اللہ تعالےٰ کا کیا پیغام دیا ؟

(iv) سنہ ہجری کی ابتدا کب ہُوئی ؟

(v) حضُورؐ نے آخری حج کے موقع پر کیا کیا ارشاد فرمایا ؟

(vi) آپؐ کو رَحمۃٌ لِلعَالَمِین کیوں کہا گیا ہے ؟

---

# حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت ابُوبکر رضؓ کا نام عبداللہ اور لقب صدّیق تھا۔ یہ لقب آپؓ کو حضرت محمد مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عطا فرمایا تھا۔ آنحضرتؐ اور آپؓ بچپن ہی سے ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے۔ آپؓ کا پیشہ تجارت تھا۔ جب حضورؐ مکّہ مکرّمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منوّرہ تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت ابُوبکر صدّیق رضؓ آپؐ کے ہمراہ تھے۔ مکّہ مکرّمہ کے لوگ آپؐ کی تلاش میں گھُوم رہے تھے۔ اس وقت "غارِ ثور" میں حضورؐ اور آپؓ موجُود تھے۔ اس لیے آپؓ کو "یارِ غار" بھی کہا جاتا ہے۔

**خلافت** : حضورؐ کے وِصال کے بعد مُسلمانوں نے آپؓ کو خلیفہ چُن لیا۔ آپؓ مُسلمانوں کے پہلے خلیفہ تھے۔ خلیفہ منتخب ہوتے ہی آپؓ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا، "اے لوگو! اگر میں کوئی اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرو۔ اگر غلطی کروں تو وہیں ٹوک دو۔ اگر میں خُدا اور اُس کے رسُول کا فرمانبردار رہُوں تو تُم میرے فرمانبردار رہو۔ اگر میں خدا اور رسُول کا فرمانبردار نہ رہُوں تو تم میرا ساتھ چھوڑ دو۔"

**کارنامے** : جب آپؓ خلیفہ مقرّر ہُوئے تو اس وقت اِسلام کے دُشمنوں نے مُسلمانوں کے لیے بہُت سی مشکلات پیدا کر دی تھیں۔ کچھ لوگ جھُوٹے نبی بن گئے تھے۔ کئی قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے اِنکار کر دیا تھا۔ مگر آپؓ نے بڑی ہمّت اور بہادری سے سب مشکلات کا مقابلہ کیا۔ جھُوٹے نبیوں کو ختم کرنے کے لیے آپؓ نے فوج بھیجی اور اکثر کو قتل کر دیا گیا۔ جن لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے اِنکار کر دیا تھا، اُن سے سختی کے ساتھ زکوٰۃ وصُول کی اور انھیں راہِ راست پر لائے۔ آپؓ نے حضرت عمر رضؓ کے مشورے سے قرآنِ پاک کو ایک کتاب کی شکل دی۔ آپؓ نے بیتُ المال کے لیے ایک علیحدہ عمارت بھی بنوائی۔ آپؓ

کے زمانے میں مسلمانوں نے عراق کو فتح کیا اور اِسلامی فوج مُلک شام میں داخل ہو گئی۔

**سیرت**: حضرت ابُوبکر صدّیق رضؓ بہت نیک اور رحم دِل تھے۔ دولت مند ہونے کے باوجُود آپؓ کی طبیعت میں سادگی تھی۔ آپؓ اپنا کام خُود کیا کرتے تھے۔ آپؓ نے بہت سے غُلاموں کو خرید کر آزاد کیا۔ خلیفہ بننے سے پہلے آپؓ ایک عورت کی بکریوں کا دُودھ دوہا کرتے تھے، جب خلیفہ ہُوئے تو اس عورت نے کہا کہ اب ہماری بکریوں کا دُودھ کون دوہا کرے گا؟ آپؓ نے فرمایا، "اگر میں خلیفہ بن گیا ہُوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں اب خدمت کرنا چھوڑ دُوں۔ تمھاری بکریوں کا دُودھ میں ہی دَوہا کروں گا۔" جنگِ تبوک کے موقع پر جب مال کی ضرُورت پڑی تو آپؓ نے اپنا تمام مال حضُورؐ کے حوالے کر دیا۔ آپؓ کے زمانے میں بیتُ المال میں جو کچھ آتا تھا، آپؓ حضُورؐ کی سُنّت پر عمل کرتے ہُوئے سارا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔

**وفات**: آپؓ مسلمانوں کی بھلائی اور اسلام کی ترقّی کے لیے دِن رات کام کرتے رہے، جس کی وجہ سے آپؓ کی صحّت خراب ہوگئی اور آپؓ کو بُخار آنے لگا۔ آخر تریسٹھ سال کی عُمر میں آپؓ نے وفات پائی۔ خلیفہ بننے کے بعد آپؓ دو سال تین ماہ دس دِن زندہ رہے۔ آپؓ کو حضُورؐ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

## مشقی سوالات

1۔ حضرت ابُوبکر صدّیق رضؓ کب خلیفہ مقرّر ہُوئے اور آپؓ نے خلیفہ بننے کے بعد لوگوں سے کیا کہا؟

2۔ حضرت ابُوبکر صدّیق رضؓ کی سیرت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

3۔ حضرت ابُوبکر صدّیق رضؓ کے زمانۂ خلافت میں کون کون سے علاقے فتح ہُوئے؟

4۔ آپؓ کو یارِ غار کیوں کہا جاتا ہے؟

# حضرت عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت عمرؓ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ بڑے بہادر اور نڈر تھے۔ اگر کسی بات کو صحیح سمجھتے تو فوراً قبول کر لیتے تھے۔ حضورؐ، حضرت عمرؓ کو اُن کی بہادری اور سچائی کی وجہ سے بہت پسند فرماتے تھے۔ رسولِ کریمؐ نے آپؓ کو "فاروق" کا لقب عطا فرمایا تھا۔

**قبولِ اسلام:** حضرت عمرؓ شروع میں اسلام کے سخت مخالف تھے۔ آپؓ نے ایک دن حضورؐ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا اور ننگی تلوار لے کر گھر سے روانہ ہوئے۔ راستے میں معلوم ہُوا کہ اُن کی بہن اور بہنوئی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ فوراً اُن کے گھر پہنچے۔ اندر سے قرآن شریف کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ حضرت عمرؓ پہلے تو اُن پر سخت ناراض ہُوئے جب غصّہ کم ہُوا تو کہنے لگے، تم لوگ جو کچھ پڑھ رہے تھے، مجھے بھی سُناؤ۔" جب قرآن شریف کی چند آیات آپؓ نے سُنیں تو دل پر بڑا اثر ہُوا۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہُوئے اور وہیں اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے سے بہُت خُوش ہُوئے۔ مُسلمان پہلے چھُپ کر نماز پڑھتے تھے، اب وہ کھُلم کھُلا نماز ادا کرنے لگے، کیونکہ حضرت عمرؓ ایمان لا چکے تھے اور کافروں کا زور ٹُوٹ چکا تھا۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کے ساتھ سب جنگوں میں حصّہ لیا۔ حضورؐ اکثر اوقات مختلف کاموں میں حضرت عمرؓ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

**خلافت اور کارنامے:** حضرت ابُوبکرؓ کی وفات کے بعد مُسلمانوں نے آپؓ کو خلیفہ مُنتخب کر لیا۔ آپؓ نے قریبًا ساڑھے دس سال خلافت کی۔ آپ کے دَور میں اسلام کو بڑا عروج حاصل ہُوا۔ شام، مصر، ایران اور مکران کے علاقے فتح ہُوئے۔ حضرت

عمرؓ کے دَورِ خلافت میں مشہور سپہ سالار حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن العاص، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم تھے۔ آپؓ نے سلطنت کا بہت اچھا اِنتظام کیا۔ آپؓ ہمیشہ نیک دل، ایمان دار اور قابل صحابہؓ کو گورنر مقرّر فرماتے۔ آب پاشی کے لیے نہریں کھدوائیں۔ مُسافروں کے لیے مُسافر خانے تعمیر کرائے۔ آپؓ ہر ایک سے پُورا پُورا انصاف کرتے، چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مُسلم۔

**سیرت** : آپؓ کو رعایا کی خُوش حالی اور حفاظت کا بہت خیال تھا۔ رات کو بھیس بدل کر آپؓ گلی کوچوں کے چکّر لگاتے تاکہ معلوم کر سکیں کہ کِسی کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ روزانہ فجر کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے، لوگوں کی شکائتیں سُنتے اور ان کی شکایات کو دُور کرتے۔ غریبوں، ضعیفوں اور بُوڑھوں کی مدد کرنا اپنی ذمّے داری سمجھتے تھے۔

**شہادت** : خلافت کے گیارھویں سال ایک غلام ابُو لؤلو فیروز نے آپؓ کو خنجر مار کر زخمی کر دیا۔ آپؓ اس زخم سے جانبر نہ ہو سکے اور آپؓ کا وصال ہو گیا۔ اُس وقت آپؓ کی عُمر تریسٹھ سال تھی۔

## مشقی سوالات

1۔ حضرت عُمر فارُوق رضؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ بیان کیجیے۔
2۔ حضرت عُمرؓ نے لوگوں کی بھلائی کے لیے کیا کام کیے؟ تفصیل سے لکھیے۔
3۔ حضرت عُمر فارُوقؓ کے دَورِ خلافت میں کون کون سے علاقے فتح ہوئے۔
4۔ حضرت عُمرؓ کی سیرت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
5۔ حضرت عُمرؓ کے دَورِ حکومت کے مشہور سپہ سالار کون کون سے ہیں؟

# حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عثمانِ غنیؓ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے اور مکّہ مکرّمہ کے ایک ممتاز تاجر تھے۔ جب آپؓ کو حضرت ابُوبکر صدیقؓ نے بتایا کہ حضورؐ نے اسلام کی دعوت دی ہے تو اسی وقت آپؓ نے اِسلام قبول کر لیا۔ اس وقت حضرت عثمانؓ کی عُمر چونتیس سال تھی۔

حضرت عثمانؓ حضورؐ سے بے پناہ محبّت کرتے تھے۔ آنحضرتؐ بھی حضرت عثمانؓ سے بہُت پیار کرتے تھے۔ یکے بعد دیگرے حضورؐ کی دو صاحبزادیوں کا نکاح آپؓ کے ساتھ ہُوا اِسی لیے آپؓ کو "ذوالنّورین" کہا جاتا ہے یعنی دو نُور والے۔ حضرت عثمانؓ قریبًا تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک ہُوئے۔

**خلافت** : آپؓ کو حضرت عُمرؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ منتخب کیا گیا۔ آپؓ کے زمانے میں بہُت سے علاقے فتح ہُوئے اور اسلامی حکومت دُور دُور تک پھیل گئی۔ آپؓ نے رعایا کی بہتری کے لیے بڑے اچھے کام کیے۔ پُل، سڑکیں اور مُسافر خانے تعمیر کرائے۔ کنویں بھی کھُدوائے تاکہ لوگوں کو آسانی سے پانی مل سکے۔ آپؓ نے مسجدِ نبوی کو ازسرِ نو تعمیر کرایا اور کُشادہ کیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ نماز با جماعت ادا کر سکیں۔ آپؓ نے قرآن کریم کی صحیح نقلیں کرائیں اور اُنھیں اِسلامی سلطنت کے تمام علاقوں میں بھیج دیا اس طرح اللہ کے کلام قُرآنِ حکیم کو دُنیا میں پھیلایا۔

**سیرت** : آپؓ بہُت نیک اور نرم دل اِنسان تھے۔ اِتنے سخی تھے کہ آپؓ کے پاس جو کچھ ہوتا خُدا کی راہ میں دے دیتے۔ اسی لیے آپؓ "عثمانِ غنی" کے نام سے مشہُور ہیں۔ آپؓ کی عادت تھی کہ غلام خرید کر آزاد کرتے، غریبوں اور یتیموں کی پرورش اپنے مال سے کرتے۔ جب بھی آپؓ کو وقت مِلتا قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے۔

**شہادت :** آپؓ کی نرمی کی وجہ سے کچھ شرارت پسند لوگ ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے۔ جب آپؓ نے انھیں روکا تو وہ آپؓ کی جان کے دُشمن بن گئے اور آپؓ کے خلاف سازشیں شرُوع کر دیں۔ ان شرپسندوں کو حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہؓ نے بہت سمجھایا، لیکن انھوں نے کسی کی بھی بات نہ مانی۔ ایک روز جب آپؓ اپنے گھر میں کلامِ پاک کی تلاوت فرما رہے تھے تو شرپسندوں نے آپؓ کے مکان میں داخل ہو کر آپؓ کو شہید کر دیا۔ اس وقت آپؓ کی عُمر بیاسی 82 سال تھی۔

## مشقی سوالات

1- حضرت عثمان غنیؓ کی سیرت کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں ؟

2- آپؓ نے اپنے دورِ خلافت میں لوگوں کی بھلائی کے لیے کیا کیا کام کیے ؟

3- مختصر جواب دیجیے :

(i) آپؓ نے اِسلام کِس طرح قبُول کیا ؟

(ii) ذُوالنّورین کا کیا مطلب ہے ؟ آپؓ کو ذُوالنّورین کیوں کہتے ہیں ؟

(iii) آپؓ نے قرآنِ کریم کو دُنیا میں پھیلانے کے لیے کیا طریقہ اِختیار کیا ؟

(iv) شہادت کے وقت آپؓ کیا کر رہے تھے ؟

(v) آپؓ کی عُمر شہادت کے وقت کِتنی تھی ؟

(vi) حضرت عثمانؓ کِس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے ؟

# حضرت علی کرّم اللہُ وجہہٗ

حضرت علی کرّم اللہُ وجہہٗ آنحضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے چچا حضرت ابُو طالب کے بیٹے تھے۔ اُنھوں نے حضورؐ کی نگرانی میں پرورش پائی۔ ہمارے نبی حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو آپؓ سے بے حد محبّت تھی۔

بچّوں میں آپؓ سب سے پہلے حضورؐ پر ایمان لائے۔ اس وقت آپؓ کی عمُر قریبًا بارہ سال تھی۔ آپؓ بہُت بہادُر تھے۔ چنانچہ حضورؐ ہجرت کی رات آپؓ ہی کو اپنے بستر پر لِٹا کر مدینے تشریف لے گئے تھے۔ آنحضورؐ کے زمانے میں آپ نے تمام غزوات اور جنگوں میں حصّہ لیا اور اپنی بہادُری کے جوہر دِکھائے۔ قلعۂ خیبر بھی آپؓ ہی کے ہاتھوں فتح ہُوا تھا۔ حضور نے آپؓ کو بہادُری کے سبب "اَسَدُ اللہ" کا لقب عطا فرمایا، جس کے معنے ہیں "اللہ کا شیر"۔

حضورؐ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کو آپؓ کے نکاح میں دیا تھا۔ حضرت امام حسَن رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ اور حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ آپؓ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت علیؓ بہُت سمجھ دار اور عقل مند تھے۔ اسی لیے پہلے تینوں خلفاء اکثر معاملات میں آپؓ سے مشورہ لیتے تھے۔

**خلافت :** حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد آپؓ مُسلمانوں کے خلیفہ مقرّر ہُوئے۔ آپؓ کے زمانے میں مُسلمانوں کے درمیان کچھ اختلافات پیدا ہو گئے۔ آپؓ نے بہُت کوشش کی کہ مُسلمان آپس کے جھگڑے ختم کر دیں اور ایک دُوسرے کے بھائی بن جائیں، لیکن لوگوں نے آپؓ کی بات نہ مانی۔

**سیرت :** آپؓ بہُت بہادُر اور دلیر تھے۔ علم و فضل میں بھی آپؓ کو بہُت کمال

حاصل تھا۔ حضورؐ نے ایک مرتبہ فرمایا، "میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ"۔ آپؓ بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپؓ کے دروازے سے کوئی سوالی خالی ہاتھ نہ جاتا تھا، حالانکہ خود کئی کئی روز فاقہ کر کے گزار دیتے تھے۔ حضرت علیؓ اکثر روزے رکھتے اور زیادہ وقت اللہ کی یاد میں گزارتے تھے۔

**شہادت** ؛ حضرت علیؓ ایک صبح کوفہ کی مسجد میں نماز پڑھانے جا رہے تھے کہ آپؓ کے ایک دشمن عبدالرحمٰن بن ملجم نے آپؓ پر خنجر سے حملہ کر دیا۔ اس وار سے آپؓ شدید زخمی ہو گئے اور جاں بر نہ ہو سکے۔ آخر کار 21 رمضانُ المبارک 40 ہجری کو شہادت پائی۔

## مشقی سوالات

1- حضرت علیؓ کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا ؟

2- اُن کی بہادری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟

3- مختصر جواب دیجیے۔

(i) قبولِ اسلام کے وقت آپ کی عُمر کیا تھی ؟

(ii) حضرت علیؓ کی بیوی کون تھیں ؟

(iii) حضرت علیؓ کے صاحبزادوں کے نام بتائیے۔

(iv) حضورؐ نے آپؓ کے علم کے بارے میں کیا فرمایا تھا ؟

(v) آنحضرتؐ نے بہادری کی وجہ سے حضرت علیؓ کو کیا لقب عطا فرمایا تھا ؟

باب : 9

# حضرت میاں عبدُالحکیم رحمۃ اللہ علیہ
## (عرف نانا صاحب)

اللہ کے نیک بندے ہر ملک اور ہر زمانے میں پیدا ہوئے ہیں، جن کی زندگی کا مقصد یہ رہا ہے کہ وہ راستے سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھائیں۔ ایسی ہی بُزرگ ہستیوں میں سے ایک بُزرگ نانا صاحبؒ بھی تھے۔

نانا صاحبؒ ایک بہُت ہی غریب گھرانے میں ضِلع پشین کے ایک چھوٹے سے گاؤں " خانوزئی " میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والدِ محترم کا نام سکندر شاہ تھا جو بہُت غریب تھے اور بھیڑ بکریاں چرا کر اور محنت مزدُوری کر کے اپنے بال بچّوں کا پیٹ پالتے تھے۔

نانا صاحبؒ کو بچپن ہی سے علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ مگر خانوزئی جیسے چھوٹے سے گاؤں میں ایسا کوئی مدرسہ یا اُستاد نہیں تھا جس سے عِلم حاصل کرتے۔ چنانچہ علم کے شوق میں آپؒ افغانستان چلے گئے اور وہاں علم حاصل کرنے لگے۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپؒ پشاور آ گئے۔ اُس زمانے میں پشاور میں بڑے بڑے عالم اور بزرگ موجُود تھے۔ اُن علماء میں ایک بُزرگ حضرت مولانا عبدُالغفُور خاص طور پر مشہُور تھے۔ آپؒ نے اُن سے مُختلِف علوم حاصل کیے۔ پھر اپنے محترم اُستاد کی اجازت سے قندھار کی طرف تشریف لے گئے۔ اُس زمانے میں وہاں شاہ حُسین خلجی کی حکومت تھی۔ آپؒ جب قندھار پہنچے تو اپنے علم و فضل کی وجہ سے بہُت جلد مشہور ہو گئے اور علاقے کے لوگ آپؒ کے معتقد ہو گئے۔ شاہ حسین خلجی کی فوج کے سینکڑوں فوجی بھی آپؒ کے مُرید بن گئے۔ نانا صاحبؒ کی شہرت اور لوگوں کی

عقیدت مندی دیکھ کر شاہ حُسین اُن سے بدگمان ہو گیا اور انھیں قندھار سے نکل جانے کا حُکم دیا۔ چنانچہ نانا صاحبؒ قندھار سے نکل کر لاہور تشریف لے گئے۔

اُس وقت لاہور میں ایک عالِم اور اللہ والے بُزرگ میاں اللہ یار لاہوری بہُت مشہُور تھے۔ کچھ عرصہ اُن کی خدمت میں رہ کر اُن سے فیض حاصل کیا۔ آپؒ بہُت نیک، عالِم باعمل، صاحبِ کرامت اور انتہائی مُتّقی اور پرہیزگار تھے۔ ہر وقت لوگوں کو حضُورؐ کے بتائے ہُوئے راستے پر چلنے کی تعلیم دیتے اور دینِ اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔

آپؒ نے 1142 ہجری میں وفات پائی۔ آپ کا مزارِ مُبارک "چٹیالی شریف، ضلع لورالائی" میں ہے۔

## مشقی سوالات

1- حضرت نانا صاحبؒ کے اُستادوں کے نام بتائیے۔

2- مختصر جواب دیجیے:

(i) نانا صاحبؒ کا نام کیا تھا؟

(ii) نانا صاحبؒ کہاں پیدا ہُوئے؟

(iii) نانا صاحبؒ لوگوں کو کس راستے پر چلنے کی تعلیم دیتے تھے؟

(iv) پشاور میں نانا صاحبؒ نے کس بُزرگ عالِم سے علم حاصل کیا؟

(v) نانا صاحبؒ کا مزار کہاں واقع ہے؟

(vi) لورالائی پاکستان کے کس صُوبے میں ہے؟

# حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صُوبۂ بلوچستان میں دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے والے ایک بزرگ سیّد عبداللہ شاہؒ بھی تھے۔ آپؒ 1202 ہجری میں عراق کے ایک چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوئے اور دستور کے مُطابق ابتدائی دینی تعلیم وہیں حاصل کی۔ چونکہ آپؒ کو علم حاصل کرنے کا بہُت شوق تھا، اِس لیے آپؒ نے مختلف مُلکوں کا سفر کرکے بڑے بڑے عالموں سے عِلم حاصل کیا۔ آپؒ کو سیاحت کا بھی بہُت شوق تھا۔ چنانچہ آپؒ نے یورپ اور افریقہ کی بھی سیاحت کی اور وہاں کے عالموں سے بھی ملاقات کی۔ واپسی پر آپؒ ترکی، ایران اور افغانستان کے عالموں سے ملے اور اُن سے بہُت کچھ حاصل کیا۔

افغانستان سے آپؒ مکران پُہنچے اور وہاں سے "باغبانہ" ضلع خضدار میں آکر وہیں قیام فرمایا۔ کچھ عرصے کے بعد آپؒ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ حج سے فارغ ہوکر آپؒ مدینہ منوّرہ پہنچے اور چودہ سال تک وہیں قیام کیا اور ہر سال حج بھی کرتے رہے۔ مدینہ منوّرہ میں آپؒ کا معمول تھا کہ آپؒ تہجّد کے وقت مسجدِ نبوی میں آجاتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے۔ آپؒ نے مدینہ منوّرہ کے علماء کی مجلسوں میں بیٹھ کر بھی عِلم حاصل کیا۔

چودہ سال کی طویل مُدّت مدینہ منوّرہ میں گزُار کر "باغبانہ" واپس آگئے۔ آپؒ اکثر سِندھ اور کچھّی کے علاقوں میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو بھلائی اور نیکی کی باتیں بتاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سِندھ اور کچھّی میں آپؒ کے سلسلے سے تعلّق رکھنے والے کثرت سے ہیں۔ اس علاقے کے لوگوں میں آپؒ حاجی صاحب کے نام سے مشہُور ہیں۔ اُن کی مادری زبان عربی تھی۔ اس کے علاوہ تُرکی، فارسی، چینی

پشتو ، سندھی ، براہوی اور دُوسری زبانیں بھی جانتے تھے۔

آپؒ نے ایک سو بیس سال کی طویل عُمر پائی اور 4 شوال 1322 ہجری کو کرخ ضِلع خضدار میں وفات پائی۔ آپؒ کے جسم مُبارک کو آپؒ کے خلیفہ عطا محمدؒ نے فیروز آباد لا کر سُپردِ خاک کیا۔

## مشقی سوالات

1۔ حضرت عبداللہ شاہؒ سیاحت اور علم کے شوق میں کہاں کہاں گئے ؟

2۔ مختصر جواب دیجیے :

(i) حضرت عبداللہ شاہؒ کتنا عرصہ مدینہ منورہ میں رہے ؟

(ii) حضرت صاحبؒ بلوچستان کے کن کن علاقوں میں تشریف لے گئے ؟

(iii) حضرت عبداللہ شاہؒ کون کون سی زبانیں جانتے تھے ؟

(iv) سندھ اور کچھی میں آپؒ کے عقیدت مند زیادہ کیوں ہیں ؟

---

# خواجہ ولی باباچشتی (رح)

جن بزرگان دین نے بلوچستان میں دینی علم اور ہدایات کی روشنی پھیلائی ان میں میں خواجہ ولی بابا کا نام بھی شامل ہے۔ خواجہ ولی بابا کا تعلق سیدوں کے مشہور چشتی خاندان سے ہے خواجہ ولی بابا چشت میں پیدا ہوئے۔ چشت افغانستان کے شہر ہرات کی ایک نواحی بستی ہے۔ خواجہ ولی بابا نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر ان کے ساتھ ہندوستان کا سفر اختیار اس سفر میں آپ نے کئی بزرگانِ دین سے مل کر دینی علوم میں کمال حاصل کیا۔ ہندوستان سے واپسی پر کوئٹہ میں ٹھہر گئے۔ کوہ مراں کے دامن میں کرانی میں مستقل سکونت اختیار کرلی اور یہیں آپ لوگوں کو ہدایات کا راستہ دکھانے لگے۔ اس زمانے میں کوئٹہ ایک معمولی سا قصبہ تھا۔ آبادی بہت کم تھی۔ زیادہ تر کاسی قبیلہ کے لوگ آباد تھے۔ آپ نے اس قبیلے میں شادی کی۔ کوئٹہ کے آس پاس خانہ بدوشوں کے خیمے تھے۔ اکثر لوگ ان پڑھ اور دین سے ناآشنا تھے۔ آپ نے لوگوں سے ملنا جلنا شروع کیا۔ دور و نزدیک سے لوگ آپ کے پاس آنے لگے۔ آپ نے انہیں آداب سکھائے اور اور انہیں دین کی تعلیم دی آپ ان کے دنیوی معاملات میں بھی دلچسپی لیتے۔ ان کی مشکلات اور مسائل حل کرتے اور ان سے ہمدردی اور محبت سے پیش آتے آپکے علم، نیکی، پرہیزگاری اور حسن اخلاق سے لوگ متاثر ہونے لگے اور آپ کی تبلیغ کے اثرات سارے بلوچستان میں پھیلنے لگے۔

خواجہ ولی بابا اتنے بڑے عالم اور خدا رسیدہ بزرگ ہونے کے باوجود نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ معمولی مکان میں رہتے سادہ لباس پہنتے اور سادہ کھانا کھاتے تھے وہ مال و دولت کا لالچ نہیں رکھتے تھے۔ تکبر، غرور اور دکھاوے سے پرہیز کرتے لوگوں سے ہمدردی محبت اور خلوص سے پیش آتے۔ ضرورت کے وقت ان کی مدد کرتے

چنانچہ لوگ دور دراز کا سفر کرکے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنی مشکلات بیان کرتے آپؒ انہیں مفید مشورے دیتے اور ان کے مسائل حل کرنے میں ان کی بھرپور مدد کرتے ۔ یہی سبب تھا کہ لوگ آپؒ کی عزت کرتے آپؒ کی باتیں سنتے اور آپؒ کی نصیحتوں پر عمل کرتے ۔

خواجہ ولی باباؒ کا انتقال کرانی میں ہوا اور یہیں آپؒ کا مزار ہے ۔

# سوالات

1 ۔ خواجہ ولی بابا چشتیؒ کا تعلق کس خاندان سے تھا ؟

2 ۔ مختصر جواب دیجئے ۔

(i) خواجہ ولی باباؒ کہاں پیدا ہوئے ؟

(ii) خواجہ ولی باباؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی ؟

(iii) آپؒ نے لوگوں کو کیا تعلیم دی ؟

(iv) خواجہ ولی باباؒ نے اپنی زندگی کس طرح گزاری ؟

(v) خواجہ ولی باباؒ کا انتقال کہاں ہوا ؟

(vi) خواجہ ولی باباؒ کا مزار کہاں واقع ہے ؟

# قائدِ اعظم محمدؒ علی جناحؒ

قائدِ اعظمؒ کا نام محمد علی تھا۔ آپ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ دسویں جماعت تک کراچی کے "سندھ مدرسہ" میں تعلیم حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے، جہاں سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے اپنی محنت، لیاقت اور قابلیّت کی بدولت بڑا نام پیدا کیا۔ ان دِنوں برِّصغیر پاک و ہند پر انگریزوں کی حکومت تھی، جن کا سلوک مُسلمانوں سے اچھا نہیں تھا۔ مسلمانوں کے لیے اچھّی اور اعلیٰ ملازمتیں حاصل کرنا ممکن نہ تھا۔ قائدِ اعظمؒ کی خواہش یہ تھی کہ مُسلمان آزاد ہو جائیں۔ اِس مقصد کے لیے آپ نے مُسلمانوں کو مُتّحد کیا اور "مسلم لیگ" میں شامل ہوکر اپنی جدّوجُہد تیز کر دی۔ مُسلم لیگ نے 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا جس کی صدارت قائدِ اعظمؒ نے کی۔ اِس جلسے میں ایک قرار داد منظُور کی گئی کہ برِّصغیر کے جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے، وہاں اسلامی ریاست قائم ہو۔ اسی قرار داد کو "قرار دادِ پاکستان" کہتے ہیں۔ ہم ہر سال اِسی کی یاد میں 23 مارچ کو "یومِ پاکستان" مناتے ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے اس مقام پر جہاں یہ قرار داد منظُور کی گئی تھی، ایک مینار بنایا ہے، جسے "مینارِ پاکستان" کہتے ہیں۔ چونکہ قائدِ اعظمؒ نے مُسلمانوں کو آزادی دلانے کے لیے دِن رات کام کیا تھا، اِسی لیے قوم



نے آپ کو قائدِ اعظمؒ کا لقب دیا۔ جس کے معنی ہیں بہت بڑا راہنما۔ مُسلمانوں کے لیے آپ نے جو کام کیا وہ رہتی دُنیا تک قائم رہے گا، اور آخرکار 14 اگست 1947ء کو آپ کی محنت کا ثمر "پاکستان" کی صُورت میں مِلا۔ اِس لیے ہر سال 14 اگست کو ہم "یومِ آزادی" مناتے ہیں۔

یومِ آزادی مُلک بھر میں بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن خاص پروگرام نشر کرتے ہیں۔ اِن پروگراموں میں قائدِ اعظمؒ کے حالاتِ زندگی اور اُن کے کارناموں کا خاص طور سے ذِکر کیا جاتا ہے۔ اخبارات آزادی نمبر شائع کرتے ہیں اور اُس دِن کا آغاز توپوں کی سلامی سے کیا جاتا ہے۔ رات کو آزادی کی خُوشی میں چراغاں ہوتا ہے۔

قائدِ اعظمؒ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرّر ہُوئے۔ آپ نے پاکستان کی بہتری اور ترقّی کے لیے دِن رات کام کیا، جس کی وجہ سے آپ کی صحّت خراب ہو گئی۔ آپ نے بیماری کے آخری دِن "زیارت" میں گزارے اور آخرکار 11 ستمبر 1948ء کو آپ نے کراچی میں وفات پائی اور وہیں سُپردِ خاک کیے گئے۔ آپ کا مُقبرہ بہت شان دار تعمیر کیا گیا ہے، جو ہمارے عظیم رہنما کی شان کے لائق ہے۔

## مشقی سوالات

1- یومِ پاکستان کِس تاریخ کو اور کیوں منایا جاتا ہے؟
2- مُلک بھر میں یومِ آزادی کے موقع پر کیا خُوشیاں منائی جاتی ہیں؟
3- قائدِ اعظمؒ کی زندگی کے متعلّق آپ کیا جانتے ہیں، مختصر طور پر لکھیے۔
4- قرار دادِ پاکستان کب منظُور ہُوئی؟

تیار کردہ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ و منظور کردہ محکمۂ تعلیم
حکومت بلوچستان بطور واحد نصابی کتاب برائے مدارس صوبہ بلوچستان
مطابق نوٹیفکیشن نمبر 70 - 8068 / II - 72-E / 12 - 14 مورخہ 29-9-75
نظرثانی شدہ نیشنل ریویو کمیٹی وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان ۔

# قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

کوڈ نمبر : S.S. - IV / 29
سیریل نمبر :

54472

| سال اشاعت | ایڈیشن | تعداد | قیمت |
|---|---|---|---|
| 1996 | اول | 55,000 | Rs. 12/55 |